﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ☆﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۹ | جمعۃ المبارک ۳۰/اگست ۲۰۰۲ء | ۲۱/جمادی الثانی ۱۴۲۳ ہجری قمری ۞ ۳۰/ظہور ۱۳۸۱ ہجری شمسی | شمارہ ۳۵

بشارت دو

حضرت بریدہ الاسلمیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

اندھیروں میں خدا کے گھروں کی طرف چلنے والوں کو بشارت دو کہ قیامت کے دن انہیں مکمل نور عطا کیا جائے گا۔

(جامع ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب فی فضل العشاء)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے۔
دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اُس کے ربّ میں ایک تعلق جاذبہ ہے۔

"واضح ہو کہ استجابت دُعا کا مسئلہ در حقیقت دُعا کے مسئلہ کی ایک فرع ہے۔ اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس شخص نے اصل کو سمجھا ہوا نہیں ہوتا اُس کو فرع کے سمجھنے میں پیچیدگیاں واقع ہوتی ہیں اور دھوکے لگتے ہیں۔ پس یہی سبب سیّد کی غلط فہمی کا ہے۔ اور دُعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اُس کے رب میں ایک تعلقِ جاذبہ ہے۔ یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اُس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دُعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواصِ عجیبہ پیدا کرتا ہے۔ سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہِ الوہیت ہے اور اُس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ تب اُس کی رُوح اُس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوتِ جذب جو اُس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے تب اللہ جل شانہٗ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دُعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر بارش کے لئے دُعا ہے تو بعد استجابت دُعا کے وہ اسباب طبعیہ جو بارش کے لئے ضروری ہوتے ہیں اس دُعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں اور اگر قحط کے لئے بددُعا ہے تو قادرِ مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔

اِسی وجہ سے یہ بات اربابِ کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے کہ کامل کی دُعا میں ایک قوتِ تکوین پیدا ہو جاتی ہے یعنی باذنہٖ تعالیٰ وہ دُعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرامِ فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اُس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤید مطلوب ہے خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں میں اس کی نظیریں کچھ کم نہیں ہیں بلکہ اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل، استجابت دُعا ہی ہے اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیاء ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اس کا اصل اور منبع یہی دُعا ہے اور اکثر دُعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرتِ قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں۔ وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دُنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دُعائیں ہی تھیں جنہوں نے دُنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِعَدَدِ هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ وَ حُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَ اَنْزِلْ عَلَيْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَى الْاَبَدِ. اور میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دُعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسبابِ طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دُعا ہے۔

اور اگر یہ شبہ ہے کہ بعض دُعائیں خطا جاتی ہیں اور اُن کا کچھ اثر معلوم نہیں ہوتا تو میں کہتا ہوں کہ یہی حال دواؤں کا بھی ہے۔ کیا دواؤں نے موت کا دروازہ بند کر دیا ہے یا اُن کا خطا جانا غیر ممکن ہے؟ مگر کیا باوجود اس بات کے کوئی اُن کی تاثیر سے انکار کر سکتا ہے؟ یہ سچ ہے کہ ہر ایک امر پر تقدیر محیط ہو رہی ہے مگر تقدیر نے علوم کو ضائع اور بے حرمت نہیں کیا اور نہ اسباب کو بے اعتبار کر کے دکھلایا بلکہ اگر غور کر کے دیکھو تو یہ جسمانی اور روحانی اسباب بھی تقدیر سے باہر نہیں ہیں۔ مثلاً اگر ایک بیمار کی تقدیر نیک ہو۔ تو اسباب تقدیر علاج پورے طور پر میسر آ جاتے ہیں اور جسم کی حالت بھی ایسے درجہ پر ہوتی ہے کہ وہ اُن سے نفع اٹھانے کے لئے مستعد ہوتا ہے تب دوا نشانہ کی طرح جا کر اثر کرتی ہے۔ یہی قاعدہ دُعا کا بھی ہے۔ یعنی دُعا کے لئے بھی تمام اسباب و شرائط قبولیت اسی جگہ جمع ہوتے ہیں جہاں ارادۂ الٰہی اس کے قبول کرنے کا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے نظامِ جسمانی اور روحانی کو ایک ہی سلسلہ مؤثرات اور متاثرات میں باندھ رکھا ہے"۔ (برکات الدعاء، روحانی خزائن جلد نمبر ۶، صفحہ نمبر ۹-۱۲، مطبوعہ لندن)

اے اللہ! تو قرآن کو میرے دل کی بہار بنادے اور میرے سینے کا نور بنادے اور اسے میرے غم اور رنج کے دور کرنے کا ذریعہ بنادے۔

تمام اور ہر ایک قسم کے نور قرآن ہی میں ہیں۔ اس کا ظاہر بھی نور اور باطن بھی نور ہے اور اس کے اوپر بھی نور اور نیچے بھی نور ہے

(اللہ تعالیٰ کی صفت النور کے مختلف پہلوؤں کا آیت قرآنی، احادیثِ نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے تذکرہ)

خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۶/اگست ۲۰۰۲ء

(لندن ۱۶/اگست): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الشوریٰ کی آیت ۵۳ کی تلاوت کی اور اس کے ترجمہ کے بعد حسب سابق احادیثِ نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت النور کے مضمون کو جاری رکھا۔ سب سے پہلے حضور ایدہ اللہ نے مسند احمد بن حنبل میں درج ایک روایت بیان کی جس میں آنحضرت ﷺ نے غم و حزن کے وقت کی ایک دعا سکھائی ہے۔ اور اس میں خاص طور پر یہ ذکر ہے کہ اے میرے اللہ! میں تیرا بندہ، تیرے بندے اور تیری بندی کا بیٹا ہوں۔ میری پیشانی کے بال تیرے ہاتھ میں ہیں۔ میرے بارے میں تیرا ہی حکم چلتا ہے۔ میرے بارہ میں تیرا فیصلہ عدل پر مبنی ہے۔ تو نے جتنے بھی

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

مجھے پختہ یقین ہے کہ دنیا اس حقیقت کو سمجھ جائے گی کہ آپ کا مذہب ایک عظیم الشان مذہب ہے۔

(حلقہ پٹنی کے برطانوی ممبر آف پارلیمنٹ عزت مآب ٹونی کولمین کا جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۶ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حاضرین سے خطاب)

حلقہ پٹنی (لندن) کے برطانوی ممبر آف پارلیمنٹ عزت مآب جناب ٹونی کولمین نے ۳۶ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر حاضرین جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی خدمت انسانیت کو خاص طور پر سراہا۔ ان کے خطاب سے قبل مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے جناب ٹونی کولمین کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ وہ جماعت احمدیہ کے ایک اچھے ہمدرد اور متعاون دوست ہیں اور پاکستان میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے مظالم کے خلاف بھی وہ بارہا احتجاج کر چکے ہیں۔

جناب ٹونی کولمین نے حاضرین جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ میرا رابطہ ۱۹۹۱ء سے ہے جبکہ میں مرٹن بارو کونسل کا لیڈر منتخب ہوا تھا۔ انہوں نے مختلف امور میں جماعت کے ساتھ اپنے تعاون اور مساعی کا ذکر کرتے ہوئے افراد جماعت کی طرف سے ان کی حمایت پر دلی شکریہ کا اظہار کیا اور کہا کہ آپ کا مذہب ایک عظیم الشان مذہب ہے اور مجھے پختہ یقین ہے کہ دنیا اس حقیقت کو سمجھ جائے گی جیسا کہ بہت سے لوگ اب سمجھنے بھی لگے ہیں۔ یہ بات نہایت اہمیت کی حامل ہے کہ آپ کی باتوں کو توجہ سے سنا جائے۔

"You are very noble religion, which I hope the world will come to understand and more and more are coming to undrstand, and it is important that what you are saying should be listened to".

معزز مہمان نے اپنی تقریر میں بتایا کہ وہ انٹر پارلیمنٹری یونین کے بھی رکن ہیں جو دنیا کی دیگر پارلیمنٹس کے ساتھ رابطہ رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسی سلسلہ میں انہوں نے گیمبیا کی پارلیمنٹ کے سیکرٹری کے ساتھ گیمبیا میں احمدیوں کے خلاف اقدامات پر اظہار تشویش کیا تھا۔ انہوں نے بورکینا فاسو، گھانا اور نائیجیریا کے اپنے سرکاری دوروں کے دوران وہاں کے احمدیوں سے ملاقات اور ان ممالک میں جماعت احمدیہ کی طرف سے انسانی خدمات کا بھی ذکر کیا۔ اور کہا کہ میں جماعت کے رفاہ عامہ کے کاموں سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ تین ماہ قبل پاکستان کے اپنے تیسرے سفر کے دوران بھی انہوں نے صدر پرویز مشرف سے احمدیوں سے ناروا سلوک کے خلاف احتجاج کیا تھا۔ اور مخلوط انتخابات اور صاف وشفاف انصاف کے قیام کے لئے کہا تھا۔

انہوں نے وزیر اعظم برطانیہ عزت مآب جناب ٹونی بلئیر کی طرف سے جلسہ کے لئے پیغام بھی پڑھ کر سنایا (اس پیغام کا تفصیلی ذکر الفضل انٹر نیشنل میں قبل ازیں شائع ہو چکا ہے۔) خطاب کے آخر پر جناب ٹونی کولمین نے سب حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ وہ آئندہ بھی جماعت سے ہر ممکن تعاون کرتے رہیں گے۔

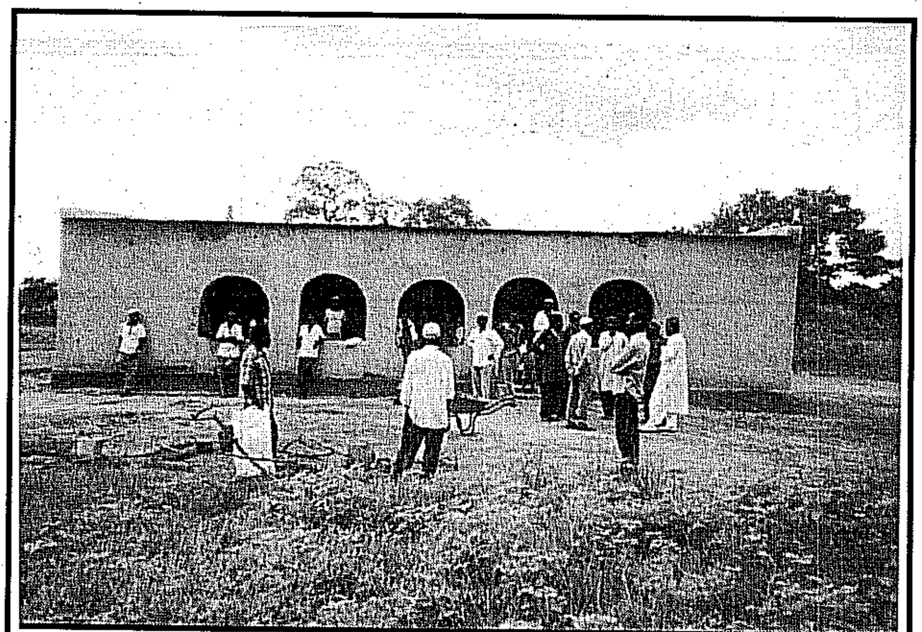

مسجد احمدیہ Kapili ضلع Petauke زیمبیا۔ اس جگہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نئی جماعت قائم ہوئی ہے اور یہ یہاں کی پہلی احمدیہ مسجد ہے

دعا کرو

دعا کرو کہ سَروں پر رہے وہ ابرِ کرم
دلوں میں نور کی جو کھیتیاں اگاتا ہے
دعا کرو کہ نہ گہنائے تا ابد وہ چاند
جو ظلمتوں میں دیئے پیار کے جلاتا ہے
دعا کرو وہ شجر عمر بھر رہے قائم
وہ جس کے سائے میں ہر شخص چین پاتا ہے
دعا کرو کہ نہ آنچ آئے اس کے سر پہ کبھی
جو سب کو پیار سے اپنے گلے لگاتا ہے
دعا کرو وہ خزانہ کبھی نہ ہو خالی
جو غم نصیب غریبوں کے کام آتا ہے
دعا کرو کہ وہ پرچم سدا بلند رہے
خدا کے دیں کی طرف جو ہمیں بلاتا ہے

(ثاقب زیروی)

(مرسلہ: حمید اللہ ظفر۔جرمنی)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر ۱

نام اپنے لئے رکھے ہیں یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھائے ہیں یا اپنی کتاب میں نازل کئے ہیں یا علم غیب میں اپنے ساتھ مخصوص کئے ہیں ان سب کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار بنادے اور میرے سینے کا نور بنادے اور اسے میرے غم اور رنج کو دور کرنے کا ذریعہ بنادے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ دعا کرے گا تو اللہ اس کا غم اور حزن دور فرمادے گا اور اس کو کشائش میں بدل دے گا۔ صحابہ کی درخواست پر حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہر سننے والے کو چاہئے کہ اس دعا کو یاد کرلے۔

پھر حضور ایدہ اللہ نے علامہ رازی کی تفسیر کے حوالہ سے بتایا کہ "وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا" میں نور سے مراد قرآن مجید ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے قرآن کریم کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات پڑھ کر سنائے۔ آپ کی ایک عربی عبارت کا ترجمہ یوں ہے۔ خدا کی قسم! یہ بے مثل موتی ہے۔ اس کا ظاہر بھی نور اور باطن بھی نور ہے اور اس کے اوپر بھی نور ہے اور اس کے ہر لفظ اور ہر کلمے میں نور ہے۔

اسی طرح آپ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں اس کے کچھ انوار اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈالے گئے ہیں۔ اگر قرآن نہ ہوتا تو میرے لئے زندگی میں کوئی لطف نہ رہتا۔ میں نے اس کا حسن لاکھوں یوسفوں سے بھی زیادہ پایا۔

اسی طرح حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ دنیا کی ہدایت کے لئے اس روشن کتاب کو لائے جس کی نظیر کسی آنکھ نے نہیں دیکھی۔ پس یہ خدا کی کمال روحانیت کی ایک بزرگ تجلّی تھی کہ جو اس نے ظلمت اور تاریکی کے وقت ایسا عظیم الشان نور نازل کیا جس کا نام فرقان ہے جو حق اور باطل میں فرق کرتا ہے۔

اسی طرح حضور علیہ السلام عربی منظوم کلام میں فرماتے ہیں کہ قرآن میں دو نور ہیں۔ ایک تو علوم کا نور اور دوسرے فصاحت اور بلاغت کا نور۔ پھر فرمایا تمام اور ہر ایک قسم کے نور قرآن ہی میں ہیں۔ اور میں ایک نصیحت دینے والا دوست اور امین ہوں۔ اور جو شخص مجھے دیکھے وہ میرے نور علم کو معلوم کرلے گا۔

فارسی منظوم کلام میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قرآن کے پاک نور سے روشن صبح نمودار ہو گئی اور دلوں کے غنچوں پر بادِ صبا چلنے لگی۔ ایسی روشنی اور چمک تو دوپہر کے سورج میں بھی نہیں اور ایسی کشش اور حسن تو کسی چاندنی میں بھی نہیں۔

تقریر جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۲ء

تعلق باللہ کے ذرائع

(حافظ فضل ربی۔سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ برطانیہ)

﴿وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّالِيَعْبُدُوْنِ﴾ (الذاریٰت:۵۷)

قرآن مجید کی جس آیت کریمہ کی خاکسار نے ابھی تلاوت کی ہے۔اس میں اللہ تعالیٰ نے تخلیق انسانی کی اصل غرض وغایت بیان فرمائی ہے کہ میں نے جن وانس کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔عبادت کے ایک معنی کسی کا نقش قبول کرنے کے بھی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسی استعدادوں اور صلاحیتوں سے نوازا ہے کہ وہ اپنی توفیق کی حد تک صفات باری تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو سکتا ہے۔اسی لئے قرآن مجید نے انسان کو عبد بھی کہا ہے۔اس مضمون کی مزید وضاحت ایک حدیث قدسی سے بھی ہوتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

كُنْتُ كَنْزًامَخْفِيًّا فَاَرَدْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ. یعنی میں ایک مخفی خزانہ تھا پھر میں نے ارادہ کیا کہ میں پہچانا جاؤں۔پس میں نے آدم کو تخلیق کیا۔

اسی طرح ایک حدیث میں ہے۔کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔یعنی انسان اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے کی صلاحیت رکھتا ہے اور اس میں یہ استعداد ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو ظلی طور پر اپنا سکے۔

آنحضرت ﷺ کی اطاعت

قرآن کریم کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ یہ انبیاء کرام کا مبارک وجود ہی تھا جن کے ذریعہ سے دنیا کی ہر قوم کو تخلیق انسانی کی بنیادی غرض و غایت کا پیغام سمجھایا گیا اور ان کو تعلق باللہ کے راز سکھائے گئے۔قرآن مجید اس حقیقت کو یوں بیان فرماتا ہے۔

﴿وَ لَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ﴾ (النحل:۳۷)

کہ ہم نے ہر قوم میں اپنے رسول بھیجے کہ اللہ کی عبادت کرو۔

تمام رسولوں نے بلا استثنا خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ اس مقصد حیات کی خاطر اپنی تمام طاقتیں صرف کر ڈالیں اور مجاہدہ و کوشش اور تعلق باللہ کے نتیجے میں نہ صرف خود صفات باری تعالیٰ کے مظہر بنے بلکہ اخلاص کے ساتھ پیروی کرنے والوں کو بھی باخدا وجود بنادیا۔لیکن زمرہ انبیاء میں عبادت کے معراج کو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے حاصل کیا۔آپ صفات الٰہیہ کے مظہر اتم بن کر ظاہر ہوئے اور اپنے عمل اور اخلاص کو، اس کمال تک پہنچایا کہ خدائے ذوالعرش نے آپ کو مخاطب کرکے فرمایا:

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾(الانعام:۱۶۳)

تو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کیلئے ہے۔ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

اور خالق دوجہاں نے آپ کے ذریعے کل عالم میں تعلق باللہ کے متلاشیوں کو یہ ابدی پیغام دیا:﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ.وَاللّٰهُ غَفُوْرٌرَّحِيْم.﴾(آل عمران آیت ۳۲)

اس آیت کریمہ کا منطوق یہ ہے کہ اے پیغمبر ﷺ اعلان کر دیجئے کہ اے اللہ سے عشق و محبت کا دعویٰ کرنے والو۔اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو اور تمہارے دلوں میں اس ازلی محبوب سے ملنے کی تمنا ہے تو آؤ سچے دل سے میرے پیروی کرو۔اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی اتباع سے ہی خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق پیدا کیا جا سکتا ہے۔اور اس کی محبت حاصل ہو سکتی ہے۔اور آپ ﷺ کی بعثت کے بعد قیامت تک کیلئے قرار پایا کہ اب کوئی شخص خواہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو بجز آپؐ کی پیروی کے اللہ تعالیٰ کے قرب کے مدارج عالیہ کو حاصل نہیں کر سکتا۔چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَا لصَّالِحِيْنَ.(سورہ النساء آیت ۷۰)

اور جو بھی اللہ کی اور اِس رسول کی اطاعت کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے۔ (یعنی) نبیوں میں سے، صدیقوں میں سے، شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے۔

اس ابدی حقیقت کو حضرت مسیح موعودؑ نے یوں بیان فرمایا:"میں سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی ﷺ کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا"۔(حقیقۃ الوحی۔۶۲)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں حضور ﷺ کو ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ﴾(النحل آیت ۴۵)

کہ ہم نے اس ذکر یعنی قرآن مجید کو تجھ پر نازل فرمایا ہے تاکہ تو اچھی طرح لوگوں پر اس کی وضاحت کر دے جو ان کی طرف نازل کیا گیا تھا اور تاکہ وہ تفکر کریں۔

قرآن مجید کی پیروی

آپؐ کی تمام حیات طیبہ قرآن مجید کی عملی تفسیر تھی۔ قرآن کے نور بصیرت سے منور اور حسن عمل سے مزین آپ کی ذات بابرکات ہی قرآن کریم کی وہ کامل اور عملی تصویر تھی جس کے بارے میں کسی سوال کرنے والے کے جواب میں بے ساختہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبان سے یہ الفاظ جاری ہوئے: كَانَ خُلُقُهُ الْقُرآن کہ آپؐ کے اخلاق عین قرآن تھے۔

پس قرآن مجید ہی درحقیقت آنحضرت ﷺ کی کامل اتباع کی اصل بنیاد ہے۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"قرآن شریف جو آنحضرت ﷺ کے اتباع کا مدار علیہ ہے ایک ایسی کتاب ہے، جس کی متابعت سے اس جہان میں آثار نجات کے ظاہر ہو جاتے ہیں کیونکہ وہی کتاب ہے کہ جو دونوں طریق ظاہری اور باطنی کے ذریعہ سے نفوس ناقصہ کو بمرتبہء تکمیل تک پہنچاتی ہے۔اور شکوک اور شبہات سے خلاصی بخشتی ہے۔ظاہری طریق سے اس طرح پر کہ بیان اس ایسا جامع دقائق و حقائق ہے کہ جس قدر دنیا میں ایسے شبہات پائے جاتے ہیں کہ جو خدا تک پہنچنے سے روکتے ہیں جن میں مبتلا ہو کر صدہا جھوٹے فرقے پھیل رہے ہیں اور صدہا طرح کے خیالات باطلہ گمراہ لوگوں کے دلوں میں جم رہے ہیں سب کا رد معقول طور پر اس میں موجود ہے۔اور جو تعلیم حقہ اور کاملہ کی روشنی ظلمت موجودہ زمانہ کیلئے درکار ہے وہ سب آفتاب کی طرح اس میں چمک رہی ہے۔اور تمام امراض نفسانی کا علاج اس میں مندرج ہے۔اور تمام معارف حقہ کا بیان اس میں بھرا ہوا ہے۔اور کوئی دقیقہ علم الٰہی نہیں جو آئندہ کسی وقت ظاہر ہو سکتا ہے اور اس سے باہر رہ گیا ہو۔اور باطنی طریق سے اس طور پر کہ اس کی کامل متابعت دل کو ایسا صاف کر دیتی ہے کہ انسان اندرونی آلودگیوں سے بالکل پاک ہو کر حضرت اعلیٰ سے اتصال پکڑ لیتا ہے اور انوار قبولیت اس پر وارد ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور عنایات الٰہیہ اس قدر اس پر احاطہ کر لیتی ہیں کہ جب وہ مشکلات کے وقت دعا کرتا ہے تو کمال رحمت اور عطوفت سے خداوند کریم اس کا جواب دیتا ہے"۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۲۹۳۔۳۰۰)

آپ فرماتے ہیں:"یقیناً سمجھو کہ سچا خدا وہی خدا ہے جس کی طرف قرآن شریف بلاتا ہے۔اس کے سوا سب انسان پرستیاں یا سنگ پرستیاں ہیں"۔

ایک اور جگہ فرمایا:

"وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوش حالی ہے وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا......یقیناً سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں یا بغیر کانوں کے سن سکیں یا بغیر زبان کے بول سکیں۔ اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ بغیر قرآن کے اس پیارے محبوب کا منہ دیکھ سکیں۔ میں جوان تھا اب بوڑھا ہوا مگر میں نے کوئی نہ پایا جس نے بغیر اس پاک چشمہ کے اس کھلی کھلی معرفت کا پیالہ پیا ہو"۔(اسلامی اصول کی فلاسفی)

دعا

قرآن مجید نے معرفت الٰہی اور تعلق باللہ کے جن روشن راستوں کی طرف رہنمائی فرمائی ہے ان میں سے ایک بہت بڑا راستہ دعا کا ہے۔خدا تعالیٰ کے سچے عاشق کیسے اس بات پر راضی ہو سکتے ہیں کہ وہ خوف اور طمع کے ساتھ اپنے خالق حقیقی کو پکاریں، نہایت تضرع اور عاجزی کے ساتھ آستانہ الوہیت پر سر رکھ کر دعائیں کریں لیکن اس کی طرف سے کوئی جواب نہ پائیں۔

چونکہ اب اس راہ کے ہادی اور رہنما ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہی ہیں۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے فطرت انسانی سے اٹھنے والی اس آواز کا جواب قرآن کریم میں آنحضرت ﷺ کی ہی زبانی یوں دیا ہے۔

﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ. اُجِيْبُ دَعْوَةَالدَّاعِ اِذَا دَعَانِ. فَلْيَسْتَجِيْبُوْالِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ﴾

(سورہ البقرہ آیت ۱۸۷)

حضرت مسیح موعودؑ نے اس آیت کریمہ کا ترجمہ یوں بیان فرمایا ہے۔

"یعنی اگر میرے بندے میری نسبت سوال کریں کہ وہ کہاں ہے تو ان کو کہہ کہ وہ تم سے بہت ہی قریب ہے۔میں دعا کرنے والے کی دعا سنتا ہوں پس چاہیئے کہ وہ دعاؤں سے میرا وصل ڈھونڈیں اور مجھ پر ایمان لاویں تا کامیاب ہوویں"۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہم اس حی و قیوم کو محض اپنی تدبیروں سے ہرگز نہیں پا سکتے۔ بلکہ اس راہ میں صراط مستقیم صرف یہ ہے کہ پہلے ہم اپنی زندگی معہ اپنی تمام قوتوں کے خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر کے پھر خدا کے وصال کے لئے دعا میں لگے رہیں۔ تاکہ خدا کو خدا ہی کے ذریعہ سے پاویں۔اور سب سے پیاری دعا جو عین محل اور موقعہ سوال کا ہمیں سکھاتی ہے۔اور فطرت کے روحانی جوش کا نقشہ ہمارے سامنے رکھتی ہے۔وہ دعا ہے جو خدائے کریم نے اپنی پاک کتاب قرآن شریف میں یعنی سورہء فاتحہ میں ہمیں سکھائی ہے اور وہ یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. تمام پاک تعریفیں جو ہو سکتی ہیں اس اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پیدا کرنے والا اور قائم رکھنے والا ہے۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم وہی خدا ہے۔جو ہمارے اعمال سے پہلے ہمارے لئے رحمت کا سامان میسر کرنے والا ہے۔اور ہمارے اعمال کے بعد رحمت کے ساتھ جزا دینے والا ہے۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْن وہ خدا جو جزا کے دن کا وہی ایک مالک ہے کسی اور کو وہ دن نہیں سونپا گیا۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنَ اے وہ جو ان تعریفوں کا جامع ہے ہم تیری ہی پرستش کرتے ہیں اور ہم ہر ایک کام میں توفیق تجھ سے ہی چاہتے ہیں اس جگہ ہم کے لفظ سے پرستش کا اقرار کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہمارے تمام قویٰ تیری پرستش میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے آستانہ پر جھکے ہوئے ہیں کیونکہ انسان باعتبار اپنے اندرونی قویٰ کے ایک جماعت اور ایک امت ہے اور اس طرح پر تمام قویٰ کا خدا کو سجدہ کرنا یہی وہ حالت ہے جس کو اسلام کہتے ہیں۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ. ہمیں اپنی سیدھی راہ دکھلا اور اس پر ثابت قدم کر کے ان لوگوں کی راہ دکھلا جن پر تیرا انعام و اکرام ہے اور تیرے مورد

فضل و کرم ہو گئے ہیں۔ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآ لِّیْنَ۔ اور ہمیں ان لوگوں کی راہوں سے بچا جن پر تیرا غضب ہے اور جو تجھ تک نہیں پہنچ سکے اور راہ کو بھول گئے۔ آمین۔ اے خدا ایسا ہی کر۔

حضورؑ فرماتے ہیں:

"یہ آیات سمجھا رہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے انعامات جو دوسرے لفظوں میں فیوض کہلاتے ہیں انہیں پر نازل ہوتے ہیں جو اپنی زندگی کی خدا کی راہ میں قربانی دے کر اور اپنا تمام وجود اس کی راہ میں وقف کر کے اس کی رضا میں محو ہو کر پھر اس وجہ سے دعا میں لگے رہتے ہیں کہ تا جو کچھ انسان کو روحانی نعمتوں اور خدا کے قرب اور وصال اور اسکے مکالمات اور مخاطبات میں سے مل سکتا ہے وہ سب ان کو ملے۔ اور اس دعا کے ساتھ اپنے تمام قویٰ سے عبادت بجالاتے اور گناہ سے پرہیز کرتے اور آستانۂ الٰہی پر پڑے رہتے ہیں اور جہاں تک ان کیلئے ممکن ہے اپنے تئیں بدی سے بچاتے ہیں اور غضبِ الٰہی کی راہوں سے دور رہتے ہیں۔ سو چونکہ وہ ایک اعلیٰ ہمت اور صدق کے ساتھ خدا کو ڈھونڈتے ہیں اس لئے اس کو پا لیتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی پاک معرفت کے پیالوں سے سیراب کئے جاتے ہیں"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۰۰۔۱۰۲)

نماز

اسلام نے سورہ فاتحہ کی شکل میں معرفت الٰہیہ کیلئے جو کامل دعا سکھائی اس کو خدائے ذوالجلال کے دربار تک پہنچانے کیلئے بہترین طریقہ بھی سکھلایا۔ قرآن کریم نے اس کا نام صلوٰۃ رکھا ہے۔ صلوٰۃ کیا ہے؟ ذکر الٰہی اور دعا کا وہ جامع مجموعہ ہے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے اپنے قرب پانے کا راستہ کھولا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔ "ایک مرتبہ میں نے خیال کیا کہ صلوٰۃ میں اور دعا میں کیا فرق ہے حدیث میں آیا ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ هِیَ الدُّعَاءُ وَالصَّلٰوۃُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ. یعنی نماز ہی دعا ہے۔ نماز عبادت کا مغز ہے۔ جب انسان کی دعا محض دنیوی امور کیلئے ہو تو اس کا نام صلوٰۃ نہیں۔ لیکن جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے اور اس کی رضا کو مد نظر رکھتا ہے اور ادب، انکسار تواضع اور نہایت محویت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہو کر اس کی رضا کا طالب ہوتا ہے تب وہ صلوٰۃ میں ہوتا ہے۔ اصل حقیقت دعا کی وہ ہے جس کے ذریعے سے خدا اور انسان کے درمیان رابطہ و تعلق بڑھے۔ یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے"۔ (ملفوظات جلد ہفتم ص ۳۶۸)

ایک اور جگہ فرمایا:

خدا تعالیٰ تک پہنچنا منزل بہ منزل ہوتا ہے جس میں انسانی محنت، کوشش، جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے اس طرح منزل مراد تک پہنچنے کیلئے یعنی قرب الٰہی حاصل کرنے کیلئے نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد خدا تعالیٰ کو پا سکتا ہے اور جس نے نماز ترک کی وہ کس طرح خدا کو پا سکتا ہے"۔

(ملفوظات جلد پنجم ص ۲۵۵)

نماز تمام اوراد اور وظائف کا مجموعہ ہے۔ مومن روزانہ اپنی نماز میں تسبیح و تحمید کرتا ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے۔ سورہ فاتحہ کے مبارک کلمات ہر رکعت میں اسے دعوتِ غور و فکر دیتے ہیں۔ استغفار تقویٰ کی کمی کو پورا کرتا ہے۔ اور محسن انسانیت ﷺ کیلئے دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا درود شریف فیضان الٰہی کو کھینچ کر قبولیت دعا کے معجزے دکھاتا ہے۔ یہی وہ نماز ہے جس کی تعریف میں قرآن شریف فرماتا ہے۔ ﴿اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ﴾ کہ یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے۔ پس حقیقی نماز ہے جو اخلاق کو سنوارتی ہے اور انسان کی اندرونی غلاظتوں کو پانی کی طرح دھو کر صاف کرتی ہے۔ تعلق باللہ کی وہ سیڑھی ہے جس کے بارے میں آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ یعنی صلوٰۃ مومن کو روحانیت کے اعلیٰ معراج تک پہنچا دیتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: "نماز سے انسان پر رویائے صالحہ۔ الہامات و مکاشفات اور مکالمات و مخاطبات الٰہیہ کے دروازے کھلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھتا ہے یہاں تک کہ تبتّل تام ہو کر انسان خدا کا ہو جاتا ہے۔ اور خدا اس میں جا ملتا ہے"۔

(ملفوظات جلد اول ص ۴۳۲)

مختلف انسانوں کی مختلف استعدادوں اور صلاحیتوں کے پیش نظر قرآن مجید نے اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی تمام راہوں کو خواہ ان کا تعلق حقوق اللہ سے ہو یا حقوق العباد سے نہایت باریکی اور تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ اس میں موجود تمام اوامر اور نواہی اسی کی ایک کڑی ہیں۔ انبیا علیهم السلام کے حالات اور واقعات بطور نمونہ کے بیان کئے ہیں کہ یہ وہ قدوسیوں کی جماعت ہے جس نے قربِ الٰہی کی نعمت سے بتمام حصہ پایا۔ اور ان میں سب سے بڑھ کر قرب الٰہی کے انتہائی مقام تک ہمارے آقا و مولیٰ، سید الانبیاء، سید الاحیاء حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ پہنچے۔ قرآن مجید نے قربِ الٰہی کے اس انتہائی مقام کو کبھی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی سے یاد کیا۔ تو کہیں عِنْدَ سِدْرَۃِ الْمُنْتَهٰی کے الفاظ سے آپ کی رفعت کو بیان کیا۔

ان تمام امور کو اس قلیل وقت میں بیان کرنا تو مشکل ہے۔ لیکن اس ضمن میں حضرت مسیح موعودؑ کا ایک نہایت پر معارف اقتباس پیش کرتا ہوں۔ اگر خدا تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ حضور علیہ السلام کی اس نصیحت کو پلے باندھ لیا جائے تو قربِ الٰہی کی تمام راہیں آسان ہو سکتی ہیں۔

حضورؑ فرماتے ہیں: "قرآن شریف کے تیس سپارے ہیں اور وہ سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں۔ لیکن ہر شخص نہیں جانتا کہ ان میں سے وہ نصیحت کون سی ہے جس پر اگر مضبوط ہو جاویں اور اس پر عمل درآمد کریں تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ مگر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کلید اور قوت دعا ہے۔ دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا"۔

استقامت

حضرت مسیح موعودؑ کے مبارک الفاظ: "دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو...... اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا"۔ تعلق باللہ کے ہر سالک کیلئے خاص طور پر قابل غور و فکر ہیں جو تعلق باللہ کے مسلسل جاری سفر میں استقامت اختیار کرنے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اور ان مشکلات کا حل بتاتے ہیں جو اس راہ کا ایک لازمی حصہ ہیں۔ قرب الٰہی کی راہ کوئی پھولوں کی سیج نہیں۔ اس میں محنت شاقہ اٹھانی پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

﴿یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ﴾ (سورۃ الانشقاق آیت ۷)

اے انسان! تجھے ضرور اپنے رب کی طرف سخت مشقت کرنے والا بننا ہو گا۔ پس (بہر حال) تُو اسے روبرو ملنے والا ہے۔

یہ بلندی کا سفر ہے جس کا زادِ راہ تقویٰ ہے۔ جس میں اخلاص کے ساتھ اٹھنے والے ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کی رحیمیت جلوہ گر ہوتی ہے۔ ایک حدیث قدسی میں اس مضمون کو تمثیلی رنگ میں یوں بیان فرمایا گیا ہے کہ جب میرا بندہ میری طرف ایک قدم بڑھاتا ہے تو میں اس کی طرف دس قدم بڑھاتا ہوں۔ اور جب وہ میری طرف چل کے آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں۔

یہ قربانیوں سے معمور، استقامت اور ثابت قدمی کی وہ راہ ہے جس میں طرح طرح کی آزمائشوں اور ابتلاؤں کے وقت محض رضائے باری تعالیٰ کی خاطر وقت اور حالات کے مطابق جان، مال، اولاد، وقت اور عزت کی قربانی دینی پڑتی ہے۔ تب وہ خدا ایک نئی تجلّی کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے اور خوف و حزن کی گھڑیوں میں فرشتے آکر ایسے انسان کو تسلی دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِکَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ. نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ.

حضرت مسیح موعودؑ اس آیت کریمہ کے ترجمہ میں فرماتے ہیں: "یعنی وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور باطل خداؤں سے الگ ہو گئے پھر استقامت اختیار کی۔ یعنی طرح طرح کی آزمائشوں اور بلا کے وقت ثابت قدم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ تم مت ڈرو اور مت غمگین ہو۔ اور خوش ہو، اور خوشی میں بھر جاؤ کہ تم اس خوشی کے وارث ہو گئے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ ہم اس دنیوی زندگی میں اور آخرت میں تمہارے دوست ہیں۔ اس جگہ ان کلمات سے یہ اشارہ فرمایا کہ استقامت سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں: یہی استقامت ہے جس سے خدا ملتا ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کی رسولوں اور نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی خاک سے اب تک خوشبو آرہی ہے۔ اسی کی طرف اللہ جل شانہ، اس دعا میں اشارہ فرماتا ہے: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ. یعنی اے ہمارے خدا! ہمیں استقامت کی راہ دکھلا۔ وہی راہ جس پر تیرا انعام و اکرام مترتب ہوتا ہے۔ اور تو راضی ہو جاتا ہے"۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی ص ۱۵۶۔۱۵۴)

صحبتِ صالحین

سورہ فاتحہ کے ان مبارک الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان راستبازوں کی راہیں سیکھنے اور ان پر چلنے کی دعا سکھائی ہے جو الٰہی انعامات کے وارث بن گئے۔ خدا تعالیٰ کے انعام یافتہ وجود صفات الٰہیہ کی پاکیزہ خوشبو سے معطر ہوتے ہیں۔ ان کے اندر ایک مقناطیسی کشش اور طاقت ہوتی ہے۔ جو لوگ ان کا دامن تھامے رہتے ہیں وہ بھی ان انوار اور برکات سے حصہ پاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے پاک وجودوں پر ہر آن نازل ہوتے ہیں۔ اسی لیے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ﴾ (التوبہ آیت ۱۱۹)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

اس فرمان ربّانی کے اولین مخاطب ہمارے آقا و مولیٰ، اصدق الصادقین، حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کے وہ خوش نصیب صحابہ تھے جنہوں نے آپ ﷺ کی پاکیزہ صحبت سے تعلق باللہ کے راز سیکھے اور ان کی وساطت سے تا قیامت پیدا ہونے والے مومنین کو آنحضور ﷺ نے محبت الٰہی پانے کی یہ پیاری دعا بھی سکھلائی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَ مِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ.

اے میرے اللہ: میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں۔ اور اس کام کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے میرے خدا! ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان اپنے اہل و عیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔

حضرت مسیح موعودؑ صحبت صالحین کی ضرورت اور برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

انسان کو انوار و برکات سے حصہ مل نہیں سکتا جب تک وہ اسی طرح عمل نہ کرے۔ جس طرح خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ بات یہی ہے کہ خمیر سے خمیر لگتا ہے۔ اور یہی قاعدہ ابتدا سے چلا آتا ہے۔ پیغمبر خدا ﷺ آئے تو آپ کے ساتھ انوار و برکات تھے جن میں صحابہ نے بھی حصہ لیا پھر اسی طرح خمیر کی لاگ کی طرح آہستہ آہستہ ایک لاکھ تک ان کی نوبت پہنچی۔

ایک اور جگہ حضورؑ فرماتے ہیں: تزکیہ نفس

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے زمانہ کو تاریکی اور گمراہی میں مبتلا پایا اور اس تاریکی کو دور کرنے اور ضلالت کو ہدایت اور سعادت سے تبدیل کرنے کے لئے ایک سراج منیر فاران کی چوٹیوں پر چمکا یعنی آنحضرت ﷺ مبعوث ہوئے۔

جب امام قائم ظہور پذیر ہوں گے تو زمین اپنے رب کے نور سے منور ہو جائے گی۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۲ راگست ۲۰۰۲ء بمطابق ۲ ر ظہور ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِآىْءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَا لشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ﴾(سورة الزمر:۷۰)

اور زمین اپنے ربّ کے نور سے چمک اٹھے گی اور اعمال نامہ (سامنے) رکھ دیا جائے گا اور سب نبیوں اور گواہی دینے والوں کو لایا جائے گا اور ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو اندھیرے میں پیدا کیا۔ پھر ان پر اپنا نُور ڈالا، پھر جس پر تو یہ نُور پڑ گیا وہ ہدایت پا گیا اور جس پر یہ نُور نہ پڑ سکا وہ گمراہ ہو گیا۔ (ترمذی۔ کتاب الایمان)

حضرت سفیان بن عوفؓ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے سنا کہ ایک روز ہم آنحضرت ﷺ کے پاس موجود تھے تو آپؐ نے فرمایا "غربا کے لئے خوشخبری ہو"۔ آپؐ سے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول! وہ کون سے غرباء ہیں؟ آپ نے فرمایا "بُرے لوگوں میں سے صالح لوگ۔ اکثر لوگ ان کی اطاعت کرنے کی نسبت ان کی نافرمانی زیادہ کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک اور روز ہم آنحضرت ﷺ کے پاس جمع تھے۔ اس وقت ابھی سورج طلوع ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز میری اُمت کے لوگ آئیں گے۔ ان کا نور سورج کی روشنی کی طرح چمک رہا ہو گا۔ ہم نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کے یہ اُمتی کون ہوں گے۔ آپ نے فرمایا کہ مہاجرین میں سے فقراء جن کے ذریعہ ناپسندیدہ حوادث سے بچا جاتا ہے۔ ان میں سے جب کوئی مرتا ہے تو اس کی بعض حاجات ان کے سینوں میں ہی چھپی رہتی ہیں۔ انہیں دنیا کے کناروں سے جمع کیا جائے گا۔ (مسند احمد بن حنبل)

علامہ ابو عبداللہ قرطبی ﴿وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ زمین کے اشراق سے مراد زمین کا روشن ہو جانا ہے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے "اَشْرَقَتِ الشَّمْسُ اِذَا اَضَاءَتْ. وَشَرَقَتْ اِذَا طَلَعَتْ" اَشْرَقَتِ الشَّمْسُ اس وقت کہتے ہیں جب وہ روشن ہو جاتا ہے اور شَرَقَتِ الشَّمْسُ اس وقت کہتے ہیں جب وہ طلوع ہو جاتا ہے۔

ضحاک کہتے ہیں کہ بِنُوْرِ رَبِّهَا سے مراد "بِحُكْمِ رَبِّهَا" یعنی "اپنے رب کے حکم سے" کے ہیں اور مراد ایک ہی ہے کہ زمین منور ہو گئی اور روشن ہو گئی اللہ تعالیٰ کے عدل اور اس کے اپنے بندوں میں برحق فیصلے کرنے سے۔

اور ظلم اندھیرے ہیں اور عدل نور ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ایک نور پیدا فرمائے گا اور اسے زمین کی سطح کو اوڑھا دے گا اس پر وہ اس کی وجہ سے منور ہو جائے گی۔

ابن عبادؔ کہتے ہیں کہ اس آیت میں مذکورہ نور سے مراد شمس و قمر کا نور نہیں بلکہ وہ ایک ایسا نور ہے جسے اللہ تعالیٰ بطور خاص پیدا کرے گا اور اس سے زمین روشن ہو جائے گی۔

(تفسیر قرطبی)

علامہ فخر الدین رازیؔ کہتے ہیں کہ ﴿وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا﴾ میں نور سے مراد صرف عدل ہے۔ کیونکہ فرمایا گیا ﴿وَجِآىْءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَا لشُّهَدَآءِ﴾ اور ظاہر ہے کہ گواہوں کا پیش کرنا عدل کے اظہار کے لئے ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح آیت کے آخر پر فرمایا ﴿وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ﴾ جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس نور سے مراد ازالۂ ظلم ہے۔

(رازی)

علامہ آلوسیؒ کہتے ہیں کہ ﴿وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا﴾ میں نور سے مراد حضرت ابن عباسؓ کے قول کے مطابق یہ ایسا نور ہے جو اللہ تعالیٰ کسی اجسام ظاہرہ نورانیہ یعنی شمس و قمر سے ظاہر نہیں فرمائے گا۔ بلکہ روحانی نور مراد ہے۔.......

حسن بصریؒ اور سُدّیؒ نے نور سے مراد استعارہ کے رنگ میں عدل لیا ہے قرآن کریم میں کئی مواقع پر یہ لفظ عدل و انصاف۔ قرآن اور برہان کے لئے استعارۃً استعمال ہوا ہے۔ گویا زمین ایسے نور سے منور ہو گی جو اس میں حق و عدل کو قائم کرے گا اور اللہ تعالیٰ حساب میں نظام عدل اور نیکیوں اور برائیوں میں انصاف کرے گا۔......

آیت ﴿وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا﴾ سے مراد قضایا کے فیصلہ کے وقت خدا تعالیٰ کا جلوہ آراء ہونا ہے اور کبھی اس مفہوم کو اِتیان کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے جیسے يَأْتِيَهُمُ اللّٰهُ وَالْمَلَائِكَةُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ۔ (روح المعانی)

تفسیر قمی میں امام جعفر صادقؒ کے حوالہ سے بیان کیا گیا ہے کہ رب الارض سے مراد امام الارض ہے اس پر کہا گیا کہ جب وہ ظہور کرے گا تو کیا ہو گا؟ اس پر امام جعفر صادقؒ نے کہا، اس وقت لوگ سورج کی روشنی اور چاند کی چاندنی سے مستغنی ہو جائیں گے اور امام علیہ السلام کے نور پر کفایت کریں گے۔

For any Business/Commercial Requirments
Complete Financial Packages Can Be Arranged
Contact
Iqbal Ahmad ,BA AIB MIAP
Former Bank Executive Vice President/General Manager UK
Mobile: 07957-260666
www.commloans.co.uk --- e-mail: comm.it@virgin.net
NACFB Member of the National Association of Commercial Finance Brokers

"ارشاد المفید" میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا" کہ جب ہمارے آقا یعنی امام قائم ظہور پذیر ہوں گے تو زمین اپنے رب کے نور سے منور ہو جائے گی اور لوگ سورج کی روشنی اور چاند کی چاندنی سے مستغنی ہو جائیں گے اور ظلمت جاتی رہے گی۔(تفسیر الصافی زیر آیت الزمر:۷۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اردو منظوم کلام میں فرماتے ہیں:۔

پھولوں کو جا کے دیکھو اسی سے وہ آب ہے
چمکے اسی کا نور مہ و آفتاب میں
خوبوں کے حسن میں بھی اسی کا وہ نور ہے
کیا چیز حسن ہے وہی چمکا حجاب میں
ہر چشم مست دیکھ اسی کو دکھاتی ہے
ہر دل اسی کے عشق سے ہے التہاب میں

(درثمین)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یہ سنت اللہ ہے کہ کوئی کام خدا تعالیٰ بغیر اسباب کے نہیں کرتا۔ ہاں یہ امر جدا ہے کہ وہ اسباب ہم کو دکھائی دیں یا نہ لیکن اس میں کوئی کلام نہیں کہ اسباب ضرور ہوتے ہیں۔ اسی طرح آسمان سے انوار اُترتے ہیں جو زمین پر پہنچ کر اسباب کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے زمانہ کو تاریکی اور گمراہی میں مبتلا پایا اور ہر طرف سے ضلالت اور ظلمت کی گھنگھور گھٹا دنیا پر چھا گئی۔ اس وقت اس تاریکی کو دور کرنے اور ضلالت کو ہدایت اور سعادت سے تبدیل کرنے کے لئے ایک سراجِ منیر فاران کی چوٹیوں پر چمکا یعنی آنحضرت ﷺ مبعوث ہوئے"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۱۔ جدید ایڈیشن)

پھر فرماتے ہیں:۔

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو، وہ ملائک میں نہیں تھا، نجوم میں نہیں تھا، قمر میں نہیں تھا، آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الانبیاء سیّد الاحیاء محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اُس کے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں...... اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سیّد ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی اُمّی صادق مصدوق محمد مصطفیٰ ﷺ میں پائی جاتی تھی۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ صفحہ ۱۶۰، ۱۶۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا الہام ہے:۔

"اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا" زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اُٹھی۔

(تذکرہ۔ صفحہ ۸۰۵۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

۱۸۹۱ء میں حضرت اقدس کو عربی میں ایک الہام ہوا جس کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ:

"...... وہ خدا جو رحمان ہے وہ اپنے خلیفہ سلطان کے لئے مندرجہ ذیل حکم صادر کرتا ہے کہ اس کو ایک ملک عظیم دیا جائے گا اور خزائن علوم و معارف اس کے ہاتھ پر کھولے جائیں گے۔ اور زمین اپنے ربّ کے نُور سے روشن ہو جائے گی۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب"۔ (ازالہ اوہام۔ صفحہ ۸۵۱)

جماعت احمدیہ فجی کی پہلی مسجد بیت الجامع کا ایک منظر

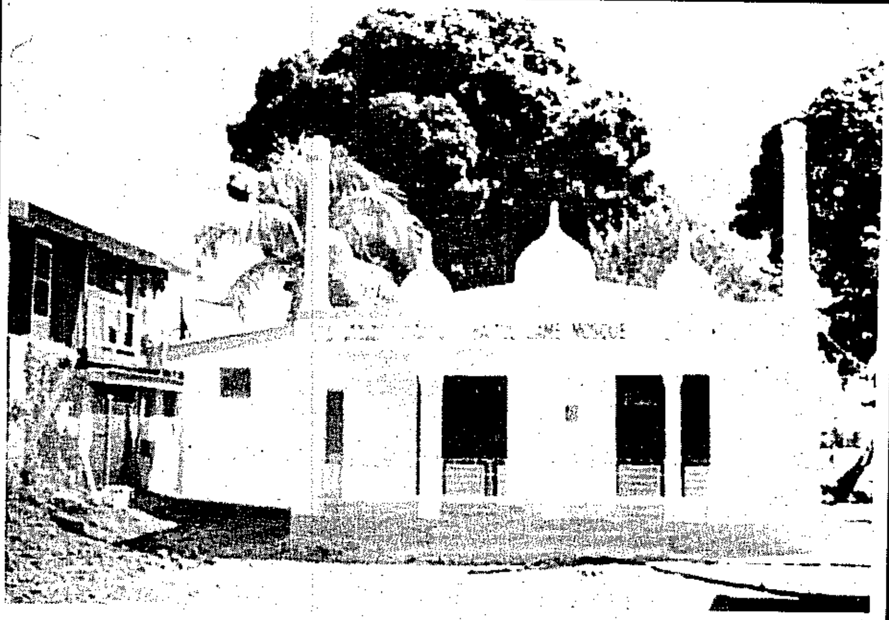

جماعت احمدیہ فجی کی پہلی مسجد بیت الجامع کا ایک اور منظر

سکھلا دیئے اسلوب بہت صبر و رضا کے
اب اور نہ لمبے کریں دن کرب و بلا کے
اُکسانے کی خاطر تیری غیرت تیرے بندے
کیا تجھ سے دعا مانگیں ستم گر کو سنا کے

MTA + DIGITAL CHANNELS skydigital

You can now watch MTA on 13°E and on Sky 28.2°E in UK and Europe.
We supply and install all makes, for fixed or motorised systems across UK and Europe.
Installation engineer's phone numbers as listed:

UK ENGINEER LIST

London:	0208 480 8836
London:	07900 254520
London:	07939 054424
London:	07956 849391
London:	07961 397839
High Wycombe:	01494 447355
Luton:	01582 484847
Birmingham:	0121 771 0215
Manchester:	0161 224 6434
Sheffield:	0114 296 2966
W.Yorkshire:	07971 532417
Edingburgh:	0131 229 3536
Glasgow:	0141 445 5586

EUROPE ENGINEER LIST

France:	01 60 19 22 85
Germany:	08 25 71 694
Germany:	06 07 16 21 35
Italy:	02 35 57 570
Spain:	09 33 87 82 77
Holland:	02 91 73 94
Norway:	06 79 06 835
Denmark:	04 37 17 194
Sweden:	08 53 19 23 42
Switzerland:	01 38 15 710

PRIME TV
B4U
SONY
BANGLA TV
ARY DIGITAL
ZEE TV

MAIL ORDER
EXPORT
SMS, Unit 1A Bridge Road
Camberley, Surrey. GU15 2QR. UK
Tel: 01276 20916 Fax: 01276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

جماعت احمدیہ غانا (مغربی افریقہ) کے ۷۳ ویں

سہ روزہ جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد

دعاؤں اور ذکر الٰہی کے خالصۃً روحانی ماحول میں ہزاروں افراد کی جلسہ میں شمولیت۔ جلسہ کی تقاریر کا مرکزی موضوع "دنیا کے امن وامان میں مذہب کا کردار" کے حوالے سے بلند پایہ ٹھوس علمی تقاریر۔ ملک کی ممتاز شخصیات کی جلسہ میں شرکت اور جماعت احمدیہ کی قومی و ملّی خدمات پر خراج تحسین۔ اخبارات اور ٹی وی پر بھرپور کوریج

(رپورٹ مرتبہ: فهيم احمد خادم ۔مبلغ سلسله غانا)

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ غانا کا ۷۳واں جلسہ سالانہ مورخہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ مارچ ۲۰۰۲ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ کامیاب انعقاد کے بعد اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمد للہ علی ذلک

حسب سابق امسال بھی جلسہ سالانہ، جماعت احمدیہ غانا کی جلسہ گاہ "بستان احمد" میں ہوا۔ جلسہ سالانہ کی تیاریاں چار، پانچ ماہ قبل ہی شروع کر دی گئی تھیں۔ وقار عمل کے ذریعہ جلسہ گاہ کی صفائی کا کام بتدریج ہوتا رہا۔ اس کار خیر میں خاص طور پر سنٹرل ریجن، ویسٹرن ریجن اور گریٹر اکرا (Greater Accra) ریجن کے خدام اور اطفال نے حصہ لیا۔

۲۶ مارچ سے دور دراز سے آنے والے احباب کی آمد شروع ہو گئی۔ ہر ریجن کے لئے مرد حضرات اور خواتین کے لئے رہائش کی خاطر الگ الگ مارکیز لگائی گئیں۔ جملہ جلسہ کے قیام کے ساتھ ساتھ طعام کا بھی خاطر خواہ انتظام تھا۔

حسب سابق امسال بھی جلسہ کے انتظامات کو بسہولت سرانجام دینے کے لئے سٹیج، استقبال، حفاظت، آڈیو ویڈیو، خوراک، پانی، بجلی، رہائش، ابتدائی طبّی امداد وغیرہ کے الگ الگ شعبے قائم کئے گئے۔ سٹیج کو خوبصورتی سے سجایا گیا جس کے پس منظر میں ایک بڑا سا بینر آویزاں تھا جس پر کلمہ طیبہ کے الفاظ کے ساتھ مینارۃ المسیح بڑی خوبصورتی سے بنا ہوا تھا۔ اس مینارہ کی چوٹی کے اردگرد پرندوں کو اڑتے دکھایا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعودؑ کا الہام درج تھا "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ سٹیج کے سامنے مرد و خواتین کے بیٹھنے کے لئے الگ الگ پنڈال بنائے گئے تھے۔ سٹیج کے دائیں بائیں بھی الگ الگ مارکیز لگائی گئیں۔ دائیں طرف مجلس عاملہ، مبلغین کرام اور مجلس نصرت جہاں کے سٹاف کے لئے جبکہ بائیں طرف بیرونی وفود، چیف صاحبان اور آئمہ کرام وغیرہ کے بیٹھنے کا بندوبست کیا گیا تھا۔ تمام جلسہ گاہ کو خوبصورت بینرز سے سجایا گیا۔

جلسہ گاہ کے مین گیٹ پر مینارۃ المسیح کا ماڈل بنایا گیا جس کے ایک طرف "Love for all Hatred for None" اور دوسری طرف "Everything good is found in Holy Quran" کے الفاظ خوبصورتی سے تحریر کئے گئے تھے۔

امسال جلسہ کے لئے Theme یہ تھا:

"Promotion of World Peace: The role of Religion"

"دنیا کے امن وامان میں مذہب کا کردار"

جلسہ کا پہلا روز

مورخہ ۲۸ مارچ بروز جمعرات جلسہ کی ابتدا جماعتی روایات کے مطابق نماز تہجد باجماعت سے ہوئی۔ اس کے بعد مکرم مولوی عبدالحمید صاحب نے ہمارا جلسہ سالانہ کے موضوع پر درس

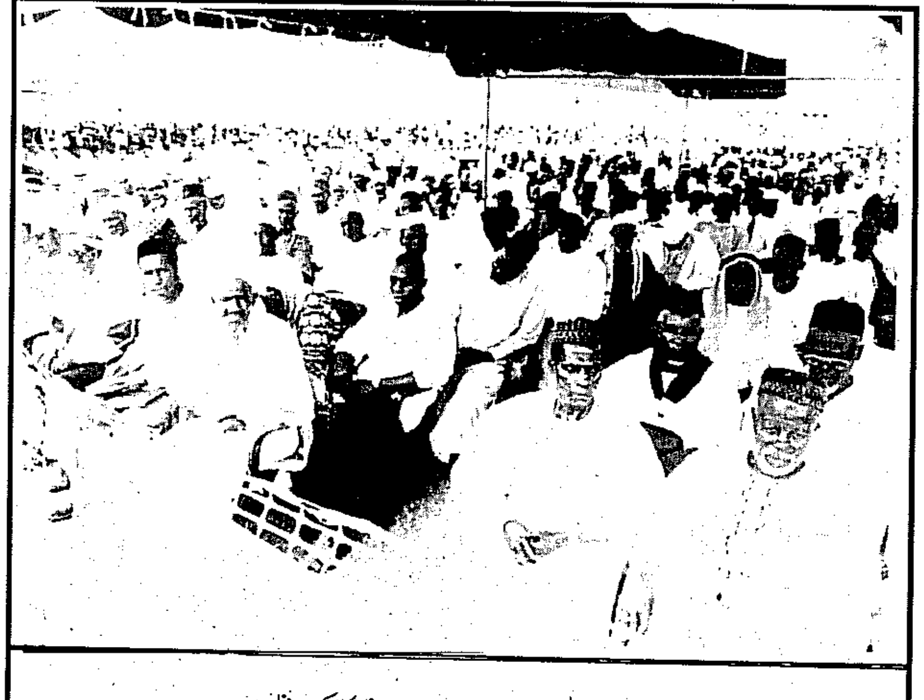

۷۳ویں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ غانا کا ایک منظر

دیا۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کے حوالہ سے جلسہ کی اہمیت اور اس کے نتیجہ میں ملنے والی برکات کا ذکر کیا۔

نماز فجر کے بعد مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مبلغ انچارج غانا نے احباب جماعت سے خطاب میں فرمایا کہ ایسی ہی مجالس کو برکت بخشنے کے لئے فرشتے آسمان سے اترتے ہیں اور ان کے شرکاء کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔

مکرم امیر صاحب نے امریکہ میں ہونے والے ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کے حادثہ کے اثرات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس واقعہ کے بعد سے اسلام کی تبلیغ اور اسلام کی طرف توجہ میں ازحد اضافہ ہوا ہے۔ امریکہ کے صدر نے واضح اعلان کیا کہ اسلام امن پسند مذہب ہے، اسلام دہشت گردی کی پشت پناہی نہیں کرتا۔ اس واقعہ سے لوگوں کی اسلام میں دلچسپی بڑھی ہے۔ جماعت کے مبلغین کو بڑی بڑی تنظیموں کی طرف سے دعوت دی جاتی ہے کہ آ کر اسلام کے بارہ میں آگاہ کریں۔

آپ نے لوگوں کی اسلام میں بڑھتی ہوئی دلچسپی کے سلسلہ میں ایک واقعہ سنایا کہ خاکسار گزشتہ دنوں جب شکاگو میں تھا تو وہاں کی جماعت میں مجھے "Islam in Africa" کے موضوع پر لیکچر دینے کی دعوت دی۔ اس لیکچر میں شرکت کے شوق کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ تقریب میں بشپ آف شکاگو خود بنفس نفیس تشریف لائے۔

آپ نے بتایا کہ اس واقعہ کے بعد ہمارے ایک مبلغ کو ایک چرچ میں اسلام پر لیکچر دینے کے لئے بلایا گیا۔ اس طرح چرچ والوں سے تعلقات پیدا ہوئے۔ چرچ مسجد کے قریب تھا۔ مسجد میں توسیع کے باعث ایک موقع ایسا آیا کہ اس میں نماز جمعہ ادا کرنا مشکل ہو گئی۔ چرچ والوں کو اس مشکل کا علم ہوا تو انہوں نے چرچ میں نماز جمعہ ادا کرنے کی پیشکش کی۔ چنانچہ ان حالات میں چرچ کے ایک حصہ میں نماز جمعہ ادا کی گئی۔

آخر میں آپ نے پلاننگ کمیٹی کے اراکین اور ڈیوٹی پر موجود خدام سے تعاون کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ یہ ایام دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزاریں، پابندیٔ وقت کو شعار بنائیں، ماحول کی صفائی کا خاص خیال رکھیں، محبت اور بھائی چارہ کی فضا پیدا کریں۔

افتتاحی اجلاس

افتتاحی تقریب کے مہمان خصوصی صدر مملکت غانا Hon.John Agyekum Kufuor تھے لیکن اپنی مصروفیات کی وجہ سے خود تشریف نہ لا سکے تو نائب صدر Hon.Alhaj Aliu Mahama کو نمائندگی کرنے کے لئے کہا۔ محترم جناب نائب صدر صاحب آنے کے لئے تیار تھے کہ اچانک کانفرس سے ایک روز قبل ناردرن ریجن میں Yendi کے پیراماؤنٹ چیف پر قاتلانہ حملہ ہوا اور وہ جان بحق ہو گئے۔ یہ قومی اہمیت کا معاملہ تھا اور انہیں فوری طور پر وہاں جانا پڑا۔ ان کی نمائندگی میں اسمبلی میں اکثریت کے راہنما اور Parliament Affairs کے منسٹر Mr.Papa Owusu Ankama تشریف لائے۔

افتتاحی اجلاس کا آغاز دس بجے صبح ہوا۔ اس تقریب کے صدر ممبر کونسل آف سٹیٹ الحاج الحسن بن صالح تھے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بزرگ احمدی ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ غانا نے ان کے اعزاز میں گارڈ آف آنر پیش کیا۔ اس کے بعد پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ محترم صدر مجلس نے غانا کا قومی جھنڈا اور مکرم امیر صاحب غانا نے لوائے احمدیت فضا میں لہرایا۔

بعد ازاں صدر مجلس اور مکرم امیر صاحب دیگر مہمانوں کے ہمراہ جلسہ گاہ تشریف لائے تو جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھا اور جملہ شرکاء نے گرمجوشی سے ہاتھ ہلا کر معزز مہمانوں کا استقبال کیا۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو سرکٹ مشنری Mr.Ibrahim Acquah نے کی۔ ایک سینئر سرکٹ مشنری مکرم عبداللہ ایوب صاحب نے اپنی مترنم آواز میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ "یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ....." کے چند اشعار پیش کئے۔ اس کے بعد مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مبلغ انچارج غانا نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے جلسہ کے Theme پر روشنی ڈالی۔ آپ نے دنیا میں موجود بدامنی کی بہت سی مثالیں بیان فرمائیں اور فرمایا کہ تعلیم کا حصول کار خیر ہے لیکن سکولوں میں آئے دن کے بائیکاٹ نے بہت سے مسائل پیدا کر رکھے ہیں، ایڈز کو لیں۔ زمبابوے کے وزیر کا کہنا ہے "Do not Condemn Sex but Condom it" لیکن حال یہ ہے کہ ایڈز بڑھتی جا رہی ہے۔ غانا کی مسلم آبادی میں اگرچہ اس کی شرح کم ہے لیکن اس کا اصل علاج بے حیائی سے مکمل اجتناب ہے، عصمت پر زور دیں اور Chastity Clubs بنائیں۔

آپ نے ۱۱ ستمبر کے واقعہ دہشت گردی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ مذہب کو ہائی جیک کرنا ہے۔ اسلام تو امن کی تعلیم دیتا ہے۔ مذہب ہی دنیا میں امن قائم کر سکتا ہے کیونکہ یہ اخلاق سکھاتا ہے، عاجزی کی تعلیم دیتا ہے، نفرت اور تکبر کی مذمت کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زندگی میں جو آخری کتاب لکھی اس کا نام "پیغام صلح" تھا۔ آپ نے اس میں قیام امن پر تجاویز درج فرمائیں۔

امیر صاحب نے فرمایا کہ کوئی ایسا مذہب نہیں جس میں ہمدردی نہ ہو۔ سب انسان ایک خدا کے پیدا کردہ ہیں ۔رنگ و نسل کی بنیاد پر تفریق ہرگز جائز نہیں ۔ آنحضورؐ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا کہ کسی عجمی کو عربی پر اور کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ انصاف کے قیام کے بغیر امن ناممکن ہے۔ مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے قبل مزدوری مل جائے تو تب یہ Industrial Peace ممکن ہے۔

آپ نے بتایا کہ دنیا میں بدامنی کی ایک بڑی وجہ شراب کا استعمال ہے۔ جہاد کی حقیقت پر بھی روشنی ڈالی اور فرمایا کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں ۔ ہاں اسلام دفاعی جنگوں کی اجازت دیتا ہے مگر اس اجازت کے ساتھ بھی بعض کڑی شرائط لگاتا ہے۔ مثلاً بچوں ، مذہبی علماء اور عوام الناس کے قتل کی ہرگز اجازت نہیں۔ اسی طرح چرچز اور عبادتگاہوں کی حفاظت بھی کرنا ہوگی۔

امیر صاحب نے کہا کہ دنیا میں ایسا کبھی نہیں ہوا کہ یہودیوں، عیسائیوں یا ہندوؤں نے انفرادی طور پر مذہب کے نام پر کوئی غلط حرکت کی ہو تو ان کی یہ حرکت ان کے مذہب کی طرف منسوب کی جائے۔ لیکن ۱۱ر ستمبر کے واقعہ کے بعد بعض لوگوں کی طرف سے چند مسلمانوں کی اس دہشت گردی کو اسلام کی طرف منسوب کیا جارہا ہے جو سراسر ناجائز ہے۔ اسلام ہرگز اس قسم کی تعلیم نہیں دیتا۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ مذہبی اختلاف کے باوجود پیار اور محبت سے رہنا سیکھیں اور ایک دوسرے کے مذہب کی عزت کریں۔

اس خطاب کے بعد خیر سگالی پیغامات کا پروگرام تھا۔ اس موقع پر کیوبا کے سفیر، گنی کے سفیر، کرسچین کونسل کے نمائندہ، کونسل آف انڈی پنڈنٹ چرچز وغیرہ کی طرف سے تہنیتی پیغامات موصول ہوئے۔

صدر مملکت کے نمائندہ، اسمبلی میں اکثریت کے راہنما، Parliament Affairs کے منسٹر Mr.Papa Owusu Ankma نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ سب سے پہلے آپ نے صدر مملکت اور نائب صدر کے نہ آسکنے پر معذرت کا اظہار کیا۔ بعدۂ انہوں نے کانفرنس کے موضوع کو سراہا کہ یہ بے حد اہم موضوع ہے۔ اگر ہم غانا میں سیاسی یا مذہبی اختلاف کو ہوا دیں تو قومی تحفظ کو خطرہ لاحق ہوگا ۔ آپ نے حاضرین کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر فرد کو سوچنا چاہئے کہ انسانی زندگی کا مقصد کیا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ اصل مالک اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ یہ سب ذرائع خدا تعالیٰ کے عطا کردہ ہیں اور بطور امانت کے ہمارے سپرد ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ ہمارا اصل محور خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اسی کے آگے ہم سب اپنے اعمال کے جواب دہ ہیں۔ اگر ہماری سوچ اس تصور کے ماتحت ڈھلے تو تبھی مذہب اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ مذہب تو یکجہتی پیدا کرتا ہے، محبت اور پیار کو پروان چڑھاتا ہے۔ ایسی شاندار تعلیمات کے باوجود اگر ہم مذہبی طور پر متاثر نہیں ہو رہے تو اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہم اللہ اور آخرت پر صحیح معنوں میں ایمان نہیں لاتے۔ ہمیں چاہئے کہ ذاتی دلچسپیاں قربان کریں اور مذہبی اختلافات کے باوجود آپس میں محبت سے رہیں۔

انہوں نے اس ضمن میں غانا میں جماعت احمدیہ کی شاندار مثال پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ احمدیت نے غانا میں ۱۹۲۱ء میں جنم لیا اور ہمیشہ جماعت نے دوسروں کو برداشت کرنے اور ان سے محبت کرنے کا درس دیا ہے ۔ احمدیت کا عمل ہی اسلام کی حقیقی روح ہے۔

دوسرا اجلاس

اس اجلاس کی صدارت اپر ویسٹ ریجن کے ریجنل منسٹر Sahnoon Mogtari نے کی۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہیں۔ WA ایسی جگہ ہے جہاں احمدیت کو آغاز میں بے حد مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ احمدیوں کو مارا پیٹا گیا، گھروں سے نکالا گیا لیکن خدا کی قدرت دیکھیں کہ اب نہ صرف 'وا' بلکہ سارے ریجن کا وزیر احمدی ہے۔

اس تقریب کے معزز مہمان غانا کے وزیر صحت Hon. Dr. Kwaku Afriyie تھے ۔ ان کی آمد پر ان کے اعزاز میں مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو احمدیہ ہومیو کلینک ساچرے ایڈوماسی اشانٹی ریجن کے ڈاکٹر مکرم لطف الرحمٰن صاحب نے کی ۔ اس کے بعد مکرم ابو بکر بن یعقوب صاحب، ہیڈ ماسٹر ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا (ناردرن ریجن) نے حضرت مسیح موعودؑ کے عربی قصیدہ "یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ" کے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے۔

قصیدہ کے بعد ویسٹرن ریجن کے ڈائریکٹر آف ہیلتھ مکرم الحاج ڈاکٹر محمد بن ابراہیم صاحب (جو خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہیں) نے "غانا کے شعبہ صحت میں جماعت احمدیہ کا کردار" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ کا خطاب بے حد جامع تھا اور بڑی محنت سے تیار کیا گیا تھا۔ آپ نے شعبہ صحت میں جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جانے والی خدمات کا تفصیلی تذکرہ کیا۔ اور بتایا کہ جماعت احمدیہ کو ایلوپیتھی اور ہومیوپیتھی دونوں میدانوں میں ہسپتال اور کلینک قائم کرنے کی توفیق ملی ۔ جماعت کے یہاں ۶ ہسپتال قائم ہیں جن کے تحت سالانہ ۷۲۰۰۰ مریض اوسطاً چیک کئے جاتے ہیں ۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق سال بھر میں ۵۰۰ بڑے اور ۱۵۰۰ چھوٹے آپریشن کئے جاتے ہیں۔

حضور پرنور ایدہ اللہ کے ارشاد پر مکرم میجر جنرل ڈاکٹر نسیم احمد صاحب مرحوم نے غانا میں احمدیہ مسلم ہسپتال آسوکورے میں دوبار فری آئی کیمپ لگایا۔ محترم جنرل صاحب مرحوم پاکستان کے نامور آئی سپیشلسٹ تھے ۔ آپ نے بیسیوں مریضوں کی آنکھیں مفت چیک کیں ، کئی ایک آپریشن کئے نیز نظر کی عینکیں مفت تقسیم کیں۔

آپ نے بتایا کہ ہمارے ہسپتالوں سے نہ صرف غانین بلکہ قریبی ممالک آئیوری کوسٹ، ٹوگو، بینن، نائیجر، لائبیریا، گنی اور نائیجیریا سے آنے والے مریضوں کی ایک کثیر تعداد بھی مستفید ہو رہی ہے۔ فاضل مقرر نے ان ہسپتالوں کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے ابتدائی ڈاکٹروں کا بھی تذکرہ کیا۔ اور یہ کہ حضور پرنور ایدہ اللہ کے ارشاد پر غانا میں ہومیوپیتھی طریقہ علاج متعارف کروایا گیا ہے۔ خدا کے فضل سے اس وقت چار ہومیوپیتھک کلینک بڑی کامیابی کے ساتھ خدمت خلق کر رہے ہیں۔ طاہر ہومیو کمپلیکس کے تحت بننے والی گلوبیولز نہ صرف افریقن ممالک بلکہ لندن اور جرمنی تک بھجوائی جاتی ہیں۔ مقامی طور پر چار ہومیو ڈاکٹر بھی تیار کئے گئے ہیں جو مختلف کلینکس میں کامیابی کے ساتھ خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

آخر میں آپ نے بتایا کہ غانا کے احمدی احباب انفرادی طور پر بھی شعبہ صحت کے میدان میں خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ نے اس ضمن میں توحید لیبارٹری کماسی، آکوبام انٹرپرائزز، آکوبام کلینک کماسی اور انسانیہ ہربل سنٹر کماسی کے تحت بننے والی شہرۂ عام ادویات کا ذکر کیا۔

جماعت احمدیہ 'وا' کے ایک فاضل دوست Mr.Sarhbil Moomen ہیڈ ماسٹر ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول 'وا' نے "عورتوں اور بچوں کے حقوق" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے بڑی تفصیل کے ساتھ قرآن وحدیث کی روشنی میں عورتوں اور بچوں کے حقوق پر روشنی ڈالی۔

آخر پر غانا کے وزیر صحت Mr.Kwaku Afriyie نے حاضرین جلسہ سے خطاب فرمایا۔ انہوں نے ناردرن ریجن میں مذہبی اور نسلی بنیاد پر ہونے والے جھگڑوں کا ذکر کر کے فرمایا۔ ہمارا فرض ہے کہ امن سے رہیں۔ اسلام کی بنیاد ہی امن ہے۔ مسلمان تو اکٹھے نماز پڑھتے ہیں جو باہمی اتحاد اور یگانگی کی علامت ہے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ "جماعت احمدیہ نے شعبۂ صحت میں نمایاں کردار ادا کیا ہے بالخصوص جماعت نے دور دراز کے دیہاتی علاقہ جات میں ہسپتال قائم کر کے غریبوں کی بیحد خدمت کی ہے"۔

شبینہ اجلاس

نماز عشاء کے بعد جماعت احمدیہ غانا کے ایک بزرگ احمدی Alhaj Yaqub Boabeng کی صدارت میں شبینہ اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم الحاج آدم داؤد صاحب نے "توحید باری تعالیٰ اور توہم پرستی کارڈ" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے قرآن مجید کی روشنی میں اپنے موضوع کی وضاحت کی اور بتایا کہ اصل چیز خدا پر ایمان ہے ۔ حقیقی ایمان ہی توکل علی اللہ کو جنم دیتا ہے ۔ حقیقی مومن کو بدروح، جن، بھوت اور Whiches جیسی بے حقیقت چیزوں سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔

اس کے بعد مکرم نوید احمد صاحب عادل نے "اسلام میں روزوں کی اہمیت" کے عنوان پر خیالات کا اظہار کیا جس میں بتایا کہ روزہ اخلاقی رفعت، روحانی سربلندی اور ضبط نفس کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔

دوسرا روز

نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی ۔ اس کے بعد مکرم مولوی حمید اللہ ظفر صاحب نے "آنحضور ﷺ بحیثیت خاوند" کے موضوع پر تقریر کی ۔ آنحضرت ﷺ کی سیرت کے دلچسپ واقعات پر مشتمل اس تقریر میں آپ نے ثابت کیا کہ آنحضورؐ ایک کامیاب خاوند تھے۔ آپ بیویوں کی دلجوئی کرتے، ان کے جذبات کا خیال رکھتے اور گھر کے کام کاج میں ان کا ہاتھ بٹاتے تھے۔

نماز فجر کے بعد خاکسار فہیم احمد خادم نے "خلافت ایک روحانی لیڈرشپ" کے عنوان پر تقریر کی اور تفصیل سے بتایا کہ خلافت انعام الٰہی ہے اور نورِ نبوت کا تسلسل ہے جس کی برکات بے شمار ہیں ۔ اسلام کی ترقی ایسی ہی لیڈرشپ کے ساتھ منسلک ہے ۔ خلافت ہی کے باعث جماعت احمدیہ مشکلات کے باوجود ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے۔

پہلا اجلاس

اس اجلاس کی صدارت ممبر آف پارلیمنٹ اور ڈپٹی منسٹر آف انرجی Mr.K.Tahir Hammond (جو خدا کے فضل سے احمدی ہیں) نے کی۔ تلاوت قرآن کریم سے اس اجلاس کا

آپ کا اپنا تعلیمی ادارہ

Microsoft Certified Professional IT Training Centre

Ausbildung Weiterbildung zertifizierung & Tests

MIT IHK- ZERTIFIKAT

E-mail: Khalid@t-online.de

WWW.Professional-ittrainingcenter.de

Tel :00 (49) + 511 - 40 43 75

Fax:00 (49) + 511 - 48 18 735

MS PITTC GLOBALE TRADE SERVICE

EHRHARTSTR.4

30455 HANNOVER - GERMANY

آغاز ہوا جو مکرم مولوی مسرور احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد ہومیو ڈاکٹر محمد ظفراللہ صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے منظوم کلام سے چند اشعار ترنم سے پیش کئے۔

تلاوت و نظم کے بعد اشانٹی ریجن کے صدر مکرم عبداللہ ناصر بوانٹنگ صاحب نے "اسلام اور دہشتگردی" کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ آپ نے دلائل کی روشنی میں بتایا کہ اسلام امن و سلامتی کا مذہب ہے۔ یہ اخوت اور رواداری کا سبق دیتا ہے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ بعض لوگ اپنے مذموم مقاصد کی خاطر مذہب کا نام استعمال کرتے ہیں۔ اسلام کا نام "اسامہ ازم" نہیں، اسلام "صدام ازم" نہیں۔ اسلام مذہبی تشدد اور دہشت گردی کے خلاف ہے۔ اسلام تو جنگوں میں بھی عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کے قتل سے منع کرتا ہے۔ آنحضورؐ نے خود خطبہ حجۃ الوداع میں دوسروں کی عزت اور جان کی حفاظت کرنے پر زور دیا۔

اس تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے لجنہ اماءاللہ کے ترجمان رسالہ "خدیجہ" کا تعارف کروایا۔ نیز گزشتہ جلسہ سالانہ کی تقاریر پر مشتمل ایک کتابچہ کا بھی تعارف کروایا جسے جلسہ کی پلاننگ کمیٹی نے جماعت کے افادہ کے لئے شائع کیا ہے۔

اگلی تقریر کا عنوان تھا "ماحولیات کا تحفظ اور اسلامی نقطہ نظر" یہ تقریر جماعت کے نامور وکیل Mr.Saeed Kawaku Gyan نے کی۔ آپ نے اسلامی نقطہ نگاہ سے بدن اور ماحول کی صفائی پر روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام نہ صرف ظاہری صفائی پر زور دیتا ہے، بلکہ دل اور ذہن کی پاکیزگی کی بھی تلقین کرتا ہے۔

آج جمعۃ المبارک کا روز تھا لہذا جمعہ کے لئے تیاری کی گئی اور سب احباب نے حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ لندن سے براہ راست جلسہ گاہ میں سنا۔ بعد ازاں مقامی طور پر نماز جمعہ ادا کی گئی۔

اجلاس شبینہ

اس اجلاس کے صدر برانگ اہافو ریجن کے صدر Mr.Yunus Owusu صاحب تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد نیشنل سیکرٹری تبلیغ الحاج بی۔اے۔ بونسو صاحب نے "فتح اسلام اور ہماری مالی ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے جماعت کو مالی قربانی کی اہمیت اور اس کے نتیجہ میں ملنے والی برکات سے آگاہ کیا۔

Mr.Muhammad Yusuf Twumasi (جنہیں جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کی توفیق ملی) نے جلسہ سالانہ جرمنی کے بارہ میں اپنے تاثرات بیان فرمائے۔ آپ نے حضور ایدہ اللہ کی تقریر کے حوالے سے بتایا کہ جلسہ میں شریک ہونے والوں کو چاہئے کہ جماعتی ہدایات کی پابندی کریں اور جلسہ کے ختم ہونے پر واپس آجائیں۔ آپ نے دوران جلسہ محبت اور باہمی اخوت کے ماحول کو سراہا اور حضور انور ایدہ اللہ سے اپنی ملاقات کو بڑی خوش قسمتی قرار دیا۔

اگلی تقریر سنٹرل ریجن کے مبلغ مولوی عبدالغفار صاحب کی تھی۔ آپ نے "وقف نو۔ دنیا اور جماعت کی نگاہ میں" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے تحریک کا تعارف کروایا، والدین واقفین نو کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ کے بعض ارشادات پڑھ کر سنائے۔

تیسرا روز

خدا کے فضل سے تیسرے روز کا آغاز بھی نماز تہجد باجماعت سے ہوا۔ تہجد کے بعد مکرم مولوی مظفر احمد خالد صاحب نے "نماز باجماعت کا مقصد اور اس کی اہمیت" پر درس دیا۔ آپ نے بتایا کہ عبادت ہماری تخلیق کا اولین مقصد ہے۔ نماز پابندیٔ وقت کا درس دیتی ہے اور باہمی بھائی چارے

ڈپٹی منسٹر آف انرجی، منسٹر آف پارلیمینٹری افئیرز، وزیر صحت اور ریجنل منسٹر اپرویسٹ ریجن جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لارہے ہیں

کو پروان چڑھاتی ہے۔ نماز ہر کامیابی کی کلید اور قربِ خداوندی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ آپ نے قبولیتِ دعا کے بعض واقعات بھی سنائے۔

نماز فجر کے بعد حال ہی میں فریضہ حج کی توفیق پانے والے الحاج عمر فاروق یحییٰ صاحب نے تقریر کی اور حج کے بارہ میں ذاتی تاثرات اور فلسفہ حج پر روشنی ڈالی۔

پہلا اجلاس

اس اجلاس کی صدارت ممبر آف پارلیمنٹ، سابق منسٹر آف سٹیٹ ایم۔اے۔ سعیدو (جو خدا کے فضل سے احمدی ہیں) نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر یوسف احمد آڈوسئی صاحب نے "امام مہدی اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ" کے موضوع پر تقریر کی جس میں آپ نے فرمایا کہ اسلام کے احیاء کے لئے مسیح موعود کا وجود ناگزیر ہے۔ آپ نے عقیدہ حیات مسیح کارد بھی پیش کیا۔

اس کے بعد ایک اور اہم تقریر ہوئی جس کا عنوان تھا "بچوں کی تربیت میں والدین کا کردار"۔ یہ تقریر یونیورسٹی آف غانا لیگون (University of Ghana Legon) میں واقع Naguchi Memorial Institute of Medical Research کے ریسرچ فیلو Dr.Mubarak Osie Kwasi نے کی۔ آپ نے حاضرین کو بتایا کہ اسلام میں بچوں کی تربیت کی اتنی اہمیت ہے کہ بچوں کی پیدائش پر ان کے کان میں اذان اور اقامت کے الفاظ پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ آپ نے کہا کہ بچوں کی تربیت پر زور دیں۔ بچوں سے محبت کریں، ان کے بہترین دوست بنیں۔ آخر پر انہوں نے قرآن مجید کی روشنی میں حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو نصائح کا ذکر کیا۔

مکرم طارق محمود صاحب امیر جماعت احمدیہ سیرالیون بھی جلسہ سالانہ غانا میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے سب سے پہلے جماعت احمدیہ سیرالیون کی طرف سے سلام اور نیک تمناؤں کا پیغام پہنچایا۔ آپ نے سیرالیون کی اندرونی خانہ جنگی کا مختصر تذکرہ کرکے احباب سے درخواست دعا کی۔

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر پڑھ کر سنائی جس میں خداتعالیٰ کی طرف سے حضور علیہ السلام سے کئے گئے وعدوں کا ذکر تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" بھی درج تھا۔ آپ نے ان الہامات پر مختصر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا آج ہم سب گواہ ہیں کہ خداتعالیٰ کے یہ سب وعدے پورے ہو چکے ہیں۔ آخر پر مکرم امیر صاحب سیرالیون نے فرمایا آپ نے جس محبت سے میرا استقبال کیا اور یہاں قیام کے دوران جس پیار کے ساتھ پیش آئے یہ صرف احمدیت کا خاصہ ہے۔

صدر مجلس نے اپنے ریمارکس میں تربیت اولاد کے موضوع کو جاری رکھا اور فرمایا کہ ہمارا اصل مسئلہ بچوں سے عدم توجہی ہے۔ والدین دن رات دنیا کمانے میں لگے ہوئے ہیں۔ انہیں کچھ پتہ نہیں کہ بچے کہاں ہیں اور کس حال میں ہیں؟ انہوں نے کانفرنس کے موضوع پر بھی تبصرہ کیا اور فرمایا کہ موضوع میں لفظ مذہب رکھا گیا ہے۔ یہاں صرف اسلام مراد نہیں، مذہب کو چاہئے کہ دنیا میں امن کے قیام کے لئے اپنا کردار ادا کرے۔ دنیا میں امن، سیاست دان نہیں بلکہ مذہب والے پیدا کر سکتے ہیں۔

اختتامی اجلاس

جلسہ سالانہ غانا کے اختتامی اجلاس کی صدارت احمدیہ مسلم مشن کے نیشنل ٹرسٹی Mr. Alhaj V.A.Essaka نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور حضرت مسیح موعودؑ کے فارسی منظوم کلام کے بعد پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر احمد یوسف آڈوسئی نے کی۔ تقریر کا عنوان تھا "تبلیغ اور ہمارے فرائض"۔ آپ نے قرآنی آیات کی روشنی میں حاضرین کو بتایا کہ تبلیغ ایک فرض ہے جس کو ادا کرنے کے لئے ہر احمدی کو اس میدان میں اترنا ہوگا۔

اس تقریر کے بعد جماعت احمدیہ غانا کے جنرل سیکرٹری Mr.Masood Jamal Johnson نے گزشتہ سال ہونے والی جماعتی سرگرمیوں کی رپورٹ پیش کرنی تھی۔ آپ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ آپ خود تو تشریف نہ لاسکے تاہم آپ کی تیار کردہ رپورٹ Mr.Ahmad Anderson نے پڑھ کر سنائی۔ رپورٹ میں گزشتہ سال کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا تھا۔ رپورٹ میں درج ذیل امور نمایاں تھے:

☆...... گزشتہ سال ۲۰ نئی مساجد تعمیر ہوئیں۔

☆......Accra کی مسجد کی توسیع مکمل ہوئی۔

☆......احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج سالٹ پانڈ کی نئی عمارت واقع اکرافو مکمل ہو چکی ہے۔

☆......احمدیہ مسلم ہسپتال ڈابو آسی میں ڈاکٹر غلام کبیر صاحب اور ڈاکٹر ممتاز خان صاحب (جو ان دنوں Study Leave پر ہیں) کے جانے کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب اور ڈاکٹر شائلہ ابراہیم صاحبہ تشریف لائے ہیں۔ ان کے آنے سے ہسپتال کی ترقی میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔

اس رپورٹ کے بعد جلسہ پر آنے والے چیف صاحبان اور بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے احباب کا تعارف حاضرین جلسہ سے کروایا گیا۔ گزشتہ سال حج کی سعادت پانے والے احمدی حجاج کا بھی تعارف کروایا گیا۔

افسر جلسہ سالانہ Alhaj Abdul Rahman Ennin نے جلسہ پلاننگ کمیٹی کی رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے جلسہ کے انعقاد کے سلسلہ میں پیش آنے والے مسائل کا ذکر فرمایا نیز تعاون کرنے والے Regions اور احباب کا شکریہ ادا کیا۔

گزشتہ سال جن احباب نے غیر معمولی خدمت دین کی توفیق پائی ان احباب میں اعزازی اسناد تقسیم کی گئیں۔

مکرم امیر صاحب غانا نے افریقن احمدیہ ایسوسی ایشن کے صدر مکرم اسماعیل بی۔کے آڈو صاحب کا جماعت احمدیہ غانا کے نام مبارکباد کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ نیز شمشاد احمد صاحب ناصر مبلغ سلسلہ

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ربوہ
☆ریلوے روڈ: 0092 4524 214750
☆اقصیٰ روڈ: 0092 4524 212515
SHARIF JEWELLERS
RABWAH - PAKISTAN

امریکہ کا سلام پہنچایا۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔

آپ نے خداتعالیٰ کے فضلوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کل صبح تہجد سے قبل افسر جلسہ نے مجھے بتایا کہ اندرون اکرا شدید بارش ہو رہی ہے۔ یہاں بستان احمد میں بارش کے آثار نہ تھے۔ ہماری جگہ کافی کھلی ہے اگر بارش ہوئی تو کانفرنس متاثر ہو سکتی ہے۔ اس وقت بارش تو نہ تھی لیکن جب نماز تہجد شروع ہوئی تو بوندا باندی شروع ہو گئی۔ تأثر یہی تھا کہ اکرا کے دوسرے علاقے میں شدید بارش ہے تو یہاں بھی ہو گی۔ ہم بارش کے باوجود اپنی جگہ تہجد میں مصروف رہے۔ ابھی چند منٹ نہ گزرے تھے کہ خدا کے فضل سے بارش بند ہو گئی، موسم خوشگوار ہو گیا اور گرد و غبار بیٹھ گیا۔ امیر صاحب نے فرمایا کہ ہمارا بھلا بارش پر کیا کنٹرول ہے۔ ہاں! ہمارے خدا کو اس پر مکمل کنٹرول ہے۔ بچوں کو بھی اسی طرح تربیت دیں کہ وہ خدا کی قدرتوں پر ایمان لائیں اور اس پر یقین پیدا کریں۔

آپ نے اس ضمن میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ صدر عالمی عدالت انصاف کا ایک واقعہ حاضرین کو سنایا۔ ملکہ ہالینڈ نے آپ کے اعزاز میں ایک دعوت کا اہتمام کیا۔ آپ ان دنوں لندن میں قیام پذیر تھے۔ آپ تیار ہو کر ائرپورٹ پہنچے تو معلوم ہوا کہ وہ خاص لباس جو اس موقع پر پہننا تھا وہ تو گھر پر ہی رہ گیا ہے۔ آپ نے ہمیں مشن ہاؤس فون کیا۔ اسی وقت موسم تبدیل ہو گیا اور ائرپورٹ سے اعلان ہوا کہ موسم کی خرابی کے باعث ہالینڈ کے لئے جہاز اڑنے سے قاصر ہے۔ ہم نے لباس لیا۔ مشن ہاؤس سے ائرپورٹ کا فاصلہ کم از کم ایک گھنٹے کا ہے۔ ائرپورٹ پر پہنچ کر ہمیں انہیں ڈھونڈنے میں بھی وقت لگا۔ الغرض دو گھنٹے صرف ہوئے۔ جونہی ہم نے وہ لباس محترم چوہدری صاحب کو دیا اس وقت اناؤنسر نے اعلان کیا کہ موسم ٹھیک ہو گیا ہے اور اب جہاز اڑنے کے لئے تیار ہے۔ محترم چوہدری صاحب نے ہالینڈ سے واپسی پر لندن پہنچ کر ایک خطبہ جمعہ کے دوران یہ سارا واقعہ سنایا اور فرمایا ہم تو اللہ کے بے حد کمزور بندے ہیں لیکن دیکھیں کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپنے خاص بندوں کی خاطر عالمی نظام میں تبدیلی کر دیتا ہے۔

محترم امیر صاحب نے تبلیغ کے موضوع پر بات کرتے ہوئے ابتدائی مبلغین کی قربانیوں کا ذکر فرمایا۔ آپ نے مولوی نذیر احمد صاحب علی کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ ساری عمر افریقہ میں تبلیغ کا کام کرتے رہے۔ واپس ربوہ گئے تو بیحد نحیف ہو چکے تھے مگر پھر بھی خواہش تھی کہ بیرون ملک جا کر تبلیغ کریں۔ ایک بار ہمیں ملے تو بہت خوش تھے۔ خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ خوشی جسم کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی۔ پوچھنے پر بتایا کہ حضور پُرنور نے افریقہ جا کر تبلیغ کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ آپ کو لندن کے ذریعہ افریقہ آنا تھا۔ لندن میں آپ کے لئے ایک الوداعی تقریب کا انعقاد ہوا۔ اس تقریب میں کسی نے کہا کہ مولانا آپ کمزور ہیں افریقہ جا کر کیا کریں گے؟ فرمایا میں وہاں جا کر جان دے دوں گا، وہیں مروں گا تاکہ احمدی نوجوانوں کو میری قبر دعوت دے کہ وہ بھی افریقہ میں آ کر تبلیغ کے کام کو جاری رکھیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپ لندن سے سیرالیون تشریف لائے اور وہیں فوت ہو کر Bo کے مقام پر مدفون ہوئے۔

خطاب کے آخر پر محترم امیر صاحب نے اختتامی دعا کروائی جس کے ساتھ خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ غانا کا ۷۳واں جلسہ سالانہ نہایت کامیابی وکامرانی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

معزز شخصیات جنہوں نے جلسہ میں شرکت کی

(۱)...... منسٹر فار پارلیمنٹ افیئرز اور اسمبلی میں اکثریتی پارٹی کے راہنما Mr.Papa Owusu Ankma۔

(۲)...... جناب ریجنل منسٹر برائے اپر ویسٹ ریجن Mr. Shahnoon Moktar۔

(۳)...... ڈپٹی منسٹر آف ہیلتھ Mr.Tahir K. Hammond۔

(۴)...... جناب منسٹر آف ہیلتھ Mr..Dr. Kwakun Afriyie۔

(۵)...... جناب ممبر آف پارلیمنٹ Mr.M.A. Saeedu۔

(۶)...... جناب ممبر آف پارلیمنٹ Alhaj Alhasan bin Salih

پورے جلسہ میں کوئی پولیس والا نہیں دیکھا گیا۔ کیونکہ خدا کے فضل سے خدمت کے جذبہ سے لبریز خدام کی کثیر تعداد نظم و ضبط اور سیکورٹی کے تمام انتظامات خود سرانجام دے رہی تھی۔

امریکہ میں ایک احمدی خاتون محترمہ امۃ الشکور کریم صاحبہ (بنت مولانا عبدالوہاب بن آدم امیر و مشنری انچارج غانا) نے ایک NGO قائم کر رکھی ہے اس کے تحت انہوں نے ہسپتالوں کو مفت ادویہ بھجوائیں۔ ان کے علاوہ انہوں نے ذیابیطس ٹیسٹ کرنے والی Kits بھی بھجوائیں۔ جماعت کی طرف سے جلسہ کے دوران یہ ٹیسٹ مفت کروانے کی سہولت میسر رہی۔ جلسہ کے دوران ایک ہزار مریضوں کی شوگر چیک کی گئی۔

اس سہولت کے علاوہ ایلوپیتھی اور ہومیوپیتھی کے فری میڈیکل کیمپ لگائے گئے تھے۔ دوران جلسہ ایلوپیتھی کیمپ میں ۲۵۰۵ مریضوں کو مفت ادویہ فراہم کی گئیں جبکہ ہومیو کیمپ میں مریضوں کی تعداد ۱۵۰۰ رہی۔

اگرچہ بستان احمد کی جگہ بہت وسیع ہے لیکن گزشتہ سالوں میں یہ جگہ مختصر محسوس ہوتی تھی۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ آنے والی گاڑیاں چاردیواری کے اندر کھڑی کی جاتی تھیں۔ اس دفعہ گاڑیاں پارک کرنے کے لئے گیٹ سے باہر ایک جگہ مقرر کی گئی تھی۔ صرف مخصوص گاڑیاں چاردیواری کے اندر کھڑی کرنے کی اجازت تھی۔ اس طرح جلسہ کے دوران آمدورفت میں خاصی سہولت رہی اور ماحول کشادہ رہا۔

امسال بھی جلسہ پلاننگ کمیٹی نے گزشتہ جلسہ کی جملہ تقاریر کو کتابی شکل میں شائع کیا۔ کتاب کا عنوان تھا "Porspects and challenges of the new millennium: The Moral Factor". یہ کتاب خریداروں کے لئے سٹالوں پر دستیاب رہی۔

اس جلسہ پر امریکہ، سیرالیون، فرانس، انگلستان، اٹلی، بورکینافاسو وغیرہ سے وفود شامل ہوئے۔ جلسہ سے قبل نیشنل ٹی وی نے Break fast show میں افسر جلسہ سالانہ کو بلا کر جلسہ کے مقاصد اور پروگرام کے بارہ میں سوالات پوچھے۔ یہ پروگرام Live نشر ہوا۔ جلسہ کے دوران اور اس کے بعد بھی GTV اور TV3 نے جلسہ کے بارہ میں خبریں دیں۔

جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے جلسہ پلاننگ کمیٹی اور دیگر سب رضاکاروں نے مل کر کام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر سے نوازے اور آئندہ بھی مقبول خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ: تقریر حافظ فضل ربی صاحب
از صفحہ نمبر ۴

کے واسطے صحبت صالحین اور نیکوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنا بہت مفید ہے۔۔۔ صادقوں کی صحبت میں ایک خاص اثر ہوتا ہے۔ ان کا نورِ صدق و استقلال اثر ڈالتا ہے۔ اور ان کی کمزوریوں کو دور کرنے میں مدد دیتا ہے۔ (ملفوظات جلد ۷ ص ۲۶۸)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں۔ یاد رکھو انسان خدا کے حضور نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک کوئی اس پر خدا کی آیتیں تلاوت کرنے والا اور پھر مُزکّی کرنے والا اور پھر علم اور عمل کی قوت دینے والا نہ ہو۔ تلاوت تب مفید ہو سکتی ہے کہ علم ہو اور علم تب مفید ہو سکتا ہے جب عمل ہو اور عمل تزکیہ سے پیدا ہوتا ہے اور علم معلم سے ملتا ہے۔

(خطبات نور جلد اول ص ۹۸)

خلافت حقہ سے وابستگی

خداتعالیٰ کا جماعت احمدیہ پر کس قدر احسان ہے کہ ہم اس الٰہی نظام سے وابستہ ہیں جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ نور کی آیت استخلاف میں فرمایا تھا اور جس کے قیام کی خوش خبری نبی پاک ﷺ نے حضرت امام مہدیؑ و مسیح موعودؑ کے زمانہ کے متعلق عطا فرمائی تھی۔ پس آج فرمانِ ربانی کُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ پر عمل کرنے اور اس کی برکتوں سے فیضیاب ہونے کا بہترین راستہ یہی ہے کہ ہم خداتعالیٰ کے قائم کردہ نظام کے ساتھ کامل وفا اور اطاعت کا نمونہ پیش کرتے ہوئے، اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ، اپنے آپ کو ایک خادمانہ حالت میں پیش کر دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے کیا خوبصورت مثال دی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

”تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ۔ پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں“۔ (خطبات نور جلد اول۔ ص ۱۶۳)

خلیفہء وقت کا مبارک وجود ہمیں خداتعالیٰ کے قریب کرنے کا ایک ذریعہ ہے کیونکہ وہ خداتعالیٰ کے قائم کردہ آسمانی نظام کا نمائندہ وجود ہے۔ قرآنی علوم و عرفان کا ایک چشمہ فیض ہے جو جاری و ساری ہے۔ گو دور حاضر کا راہ پرخطر ضرور ہے اور شیطان چاروں طرف سے حملہ آور ہے۔ مگر اس قوی یقین کے ساتھ کہ رہبر اپنے فن کا ماہر ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم حضور انور کی پاکیزہ صحبت سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

آج دنیا کے ۱۷۰ سے زائد ممالک میں بسنے والے کروڑوں احمدی مسلمانوں کیلئے یہ تو ممکن نہیں کہ وہ سب کے سب جسمانی رنگ میں حاضر ہو کر حضورِ انور کی صحبت سے فائدہ اٹھائیں۔ لیکن ایم ٹی اے کی شکل میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر خداتعالیٰ کی رحیمیت ایک نئے انداز سے جلوہ گر ہوئی ہے۔ پس لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا کے فیض کو جاری رکھنے کیلئے یہ ہماری انفرادی اور اجتماعی ذمہ داری ہے۔ کہ ہم نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ اپنی اولادوں کو بھی خلیفہء وقت کے خطبات اور خطابات اور پاکیزہ علمی و تربیتی مجالس کے ساتھ باندھ دیں اور ان قرآنی انوار کے جاذب بن جائیں جس کا نتیجہ معرفت الٰہی میں ترقی ہے۔ اس طرح ہم سب کی تربیت ایک ہی رنگ میں ہوتی چلی جائے گی۔ ظاہری لحاظ سے ہماری جلدوں کے رنگ خواہ مختلف ہی کیوں نہ ہوں لیکن قرآنی انوار جذب کر کے تربیت پانے والی روحوں کا حلیہ ایک ہی ہو گا۔

خدا کرے کہ ہم ان قرآنی انوار سے فیضیاب ہونے والے ہوں اور اپنے محبوب امام کی توقعات کے مطابق نور کی شاہراہوں پہ آگے بڑھتیں۔ یہاں تک کہ وہ وقت بھی آئے جب رضائے باری تعالیٰ ہمارے واسطے یہ نوید بن کے اترے۔

﴿یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ. ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً. فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ. وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ﴾ (الفجر: ۲۸۔۳۱)

اے نفس مطمئنہ: اپنے رب کی طرف لوٹ جا، راضی رہتے ہوئے اور رضا پاتے ہوئے۔ پس میرے بندوں میں داخل ہو جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ و اخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

F0ZMAN FOODS
A LEADING
BUYING GROUP
FOR GROCERS
AND C.N.T.SHOPS
2- SANDY HILL ROAD
ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-553-3611

دانشمندِ مشرق۔ مغرب میں

رقم فرمودہ: حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(پانچویں و آخری قسط)

گزشتہ خطوط میں یہاں کے تبلیغی مشن کی وسعت اور احباب سلسلہ کی ذمہ داریوں کا کسی حد تک اظہار کر چکا ہوں۔ اس سلسلہ خطوط میں میں نے بعض مکالمات بھی لکھے ہیں۔ مکالمات اور مشاہدات کا سلسلہ لمبا ہے اور ہر روز بڑھتا جاتا ہے اس لئے کہ میں ہر روز کچھ نہ کچھ دیکھتا اور بولتا ہوں۔

آج میں اپنے دوستوں کو ایک عام منظر دکھانا چاہتا ہوں جس سے کسی حد تک یہاں کے لوگوں کے خصائل و عادات اور عام حالات پر روشنی پڑے گی۔ میں لکھ دینا چاہتا ہوں کہ یہ میرا زاویۂ نگاہ ہے ممکن ہے دوسرا آدمی انہیں باتوں کو کسی اور نظر سے دیکھے۔

لنڈن بجائے خود ایک دنیا ہے

اگرچہ لنڈن ایک شہر ہے جہاں ۸۰ لاکھ کے قریب لوگ آباد ہیں۔ مگر یہ کہنا بھی درست ہے کہ وہ بجائے خود ایک عالم (دنیا) ہے اور میرا یہ کہنا کہ وہ ایک دنیا ہے محض اس کی کثرت آبادی کے لحاظ سے نہیں بلکہ اس کی مختلف کیفیات کے لحاظ سے اس کو تماشہ گاہ عالم کہنا جائز ہے۔

آبادی کی وسعت کی یہ حالت ہے کہ یہ کہنا مشکل ہے کہ وہ کہاں ختم ہوتا ہے اس لئے کہ آبادی کا طویل و عریض سلسلہ ایسا چلا گیا ہے کہ جہاں تک چلتے جاؤ سر بہ فلک عمارات اور لوگوں سے بھرے ہوئے شوارع اور بازارات برابر چلے جاتے ہیں۔ پھر جدھر جاؤ ہر ملک اور ہر قوم کے لوگ نظر آئیں گے۔ مختلف زبانیں بولنے والے ملیں گے۔ میں نے یہاں کے بعض مشہور اور پُر رونق حصص میں گھنٹوں کھڑے ہو کر ان مناظر کا مشاہدہ کیا ہے۔ اور ہر دفعہ نہ صرف عجیب تماشا دیکھا بلکہ حیرت ہوئی ہے۔ مثلاً ہائیڈ پارک کارنر، ماربل آرچ، چیرنگ کراس، آکسفورڈ سرکس، پکڈلی سرکس، لڈگیٹ سرکس وغیرہ مقامات پر اگر کوئی شخص کھڑا ہو کر دیکھے تو اسے نظر آئے گا کہ موٹروں بسوں کی اتنی لمبی لمبی قطاریں دوڑ رہی ہیں یا بعض اوقات ٹریفک کی ضروریات کی وجہ سے جب ایک یا دوسری جانب ان کو کھڑا ہونا پڑا ہے تو ان میں سے گذرنا مشکل ہو جاتا ہے اور اگر کوئی شخص جو پورے طور پر واقف نہ ہو اس لمبے سلسلہ میں سے گذرنا چاہے تو اندیشہ ہے کہ وہ کچلا جاوے۔

ہائیڈ پارک کارنر پر روزانہ پانچ لاکھ آدمی گذرتے ہیں۔ بعض بعض عمارتوں میں ہماری ساری قادیان سے زیادہ باشندے آباد ہیں۔ اور ایک ایک ایسی بلڈنگ بجائے خود ایک ایک قصبہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ پیدل راہوں کے لئے ہر دو جانب پٹریاں بنی ہوئی ہیں جن پر ہزاروں انسان آن واحد میں اس طرح پر چلتے نظر آتے ہیں کہ گویا میدان حشر ہے۔

کوئی کسی سے بولتا نہیں اپنے اپنے مطالب و افکار میں سرگردان چلے جا رہے ہیں۔ میں نے ایک دن ماربل آرچ کے لارڈ وارن ہیٹنگز (جو ہندوستان کا سب سے پہلا گورنر جنرل کہلاتا ہے) کے مکان کے پاس کھڑے ہو کر اندازہ کیا تو مجھے کم از کم ستر موٹر فی منٹ دوڑتے نظر آئے۔ ہائیڈ پارک کارنر پر یہی تعداد سو کے قریب پائی۔ اس سے ٹریفک کی کثرت کا اندازہ ممکن ہے۔ اب ایک طرف موٹروں اور بسوں کی یہ حالت۔ دوسری طرف سائیکل سوار گھوڑا گاڑی والے اور پھر ہزار ہا مسافر جو انہیں سڑکوں کو ضرور تاً عبور کرتے ہیں۔ ان تمام حالات میں انتظام کا قائم رکھنا تو بہت بڑی بات ہے بہت سے لوگ ایسے نکلیں گے جو اس نظارہ کو ہی دیکھ کر گھبرا جاویں۔ مگر باوجود ان تمام باتوں کے راستے امن کی یہ حالت ہے کہ پولیس مین کی انگلی کا اشارہ اسے قائم رکھے ہوئے ہے۔

پولیس مین کی انگلی

جہاں اس نے انگلی کا اشارہ کیا تمام ٹریفک رک گئی۔ اور پیدل جانے والے گذر گئے۔ اس کی اپنی حالت قابل دید ہوتی ہے گویا وہ ایک لطف اور مزے میں سرشار کھڑا ہے۔ اس کی حالت سے کسی قسم کی گھبراہٹ کے آثار نمایاں نہیں اور وہ کسی مشکل اور خطرہ سے خائف نہیں۔ اس کو اس حالت میں دیکھنا اور اس کے ہاتھ کو ادھر ادھر اشارہ کرتے ہوئے دیکھنا بھی ایک لطف پیدا کرتا ہے۔ میں نے اپنے پہلے سفر انگلستان میں بھی اسی امر کا مشاہدہ کیا تھا اور اب تو مجھے کافی موقعہ ملا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ وہ سر تاپا فرض شناسی کا مجسمہ ہے۔ اور میں نے یہ بھی محسوس کیا ہے کہ لوگ امن پسند اور قانون کے سچے مطیع ہیں۔

میں دیکھتا ہوں کہ قانون کی خلاف ورزی کی قریباً ان میں حس ہی باقی نہیں رہی۔ جب میں یہ کہتا ہوں تو میری مراد صرف ان کی انتہائی فرمانبرداری کو ظاہر کرنا ہے۔ اس سے یہ مقصد نہیں کہ یہاں جرائم نہیں ہوتے یا قانون کی ایک یا دوسری خلاف ورزیاں نہیں ہوتیں۔ جرائم اور قانون شکنی کے واقعات بجائے خود ایک دلچسپ چیز اور ایک سائنس بن گئے ہیں غرض عام طور پر یہ لوگ امن پسند اور مطیع فرمان ہیں۔ جہاں پولیس مین مست ہاتھی کی طرح کھڑا ہوا ٹرانک کا انتظام کرتا رہتا ہے۔

اسلامی نقطۂ نظر

میں اس انتظام کو دیکھتا ہوں اور آنحضرت ﷺ پر درود پڑھتا ہوں اور مسلمانوں کی حالت پر افسوس! آنحضرت ﷺ نے فرمایا اَمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ ایمان کا ایک شعبہ اور حصہ ہے مگر ہم میں یہ بات نہیں پائی جاتی۔ کافرانِ فرنگ اس پر عمل کر رہے ہیں۔ امن کو قائم رکھنا مومن اور مسلم کا فرض تھا مگر ہم اپنے محلوں اور شہروں میں بھی امن قائم نہیں رکھ سکتے۔ قانون کا احترام اور اطاعت خود لفظ اسلام میں موجود تھی مگر ہم قانون پر نقطہ چینی اور اعتراض کو بجائے فرمانبرداری کے ترجیح دیتے ہیں۔ میں نے اس حالت کا مشاہدہ کیا اور میں نے کہا کہ کامیاب قوم کے لئے یہ اصول بہت ضروری ہے کہ وہ اپنے قومی قوانین کا احترام کرے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک واقعہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز قوم میں یہی روح پیدا کرنی چاہتے ہیں اور آپ کا عمل اس پر شاہد ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ بہت سے واقعات اور حالات اس قسم کے ہیں کہ وہ سلسلہ کی تاریخ تعمیر کا بہت بڑا سامان اپنے اندر رکھتے ہیں مگر ہم ان پر سے یونہی گذر جاتے ہیں۔ میرے ایک نہایت مکرم و معظم بھائی (جو قادیان میں معزز مہاجر ہیں پنشنر ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے صحابہ میں داخل ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ان کو بہت محبت و اخلاص ہے) کے خلاف ہمارے کسی انتظامی محکمہ نے ایک حکم صادر کیا۔ انہیں ایام ابتلا میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شادی پر دعوت ولیمہ تھی۔ انتظام جن لوگوں کے ہاتھ میں تھا ان کی معمولی سہل انگاری یا غفلت کی وجہ سے وہ مدعو نہ ہو سکے۔ ان کو قدرتی طور پر احساس تکلیف ہوا۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کو ایک عریضہ لکھا کہ کیا مجھے اس طرح پر بائیکاٹ کر دیا گیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے ان کو دعوت میں نہ بلائے جانے پر دلی اظہار افسوس کیا اور کہا کہ بائیکاٹ ہرگز نہیں کیا گیا مگر ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ: "اگر محکمہ انتظامی بائیکاٹ کا حکم دیتا تو میں سب سے پہلے اس کی تعمیل کرتا"۔

میرے معزز بھائی کو مجھ سے بھی محبت ہے وہ اس خط کو لے کر میرے پاس آئے۔ اور ان کی آنکھیں پُر نم تھیں اور کہتے تھے کہ سلسلہ کو ایسے ہی خلیفہ کی ضرورت ہے۔

اور بہت متاثر تھے کہ جہاں ہمارا خلیفہ ہماری تکالیف کا بے حد احساس فرماتا ہے وہ قوانین کی پابندی اور احکام کے احترام کے لئے سب سے پہلے تیار ہے باوجودیکہ وہ خود قانون ہے مگر نافذ کردہ احکام کا آپ بھی ویسا ہی پابند ہے۔ یہ بات حضرت خلیفۃ المسیح میں ہی نہیں اس سے بہت اعلیٰ شان کے ساتھ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں مشاہدہ کی۔ میں ایک واقعہ کے اظہار کے بغیر آگے نہیں جا سکتا۔

حضرت مسیح موعودؑ کا واقعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ایک مرتبہ قصائیوں نے بہت دکھ دیا اور جماعت مجبور ہوئی کہ ان کے ساتھ قطع تعلق کرے۔ چنانچہ ان سے گوشت لینا بند کر دیا گیا۔ ہمارے ہاں کوئی انتظام گوشت کا نہ تھا۔ خاکسار عرفانی اور شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی اور مفتی فضل الرحمٰن صاحب اس انتظام پر مامور ہوئے کہ احباب کو تکلیف نہ ہو۔

ان محبوب ایام کی یاد قلب پر خاص قسم کے اثرات چھوڑے بغیر نہیں رہتی۔ ہم روزانہ دو تین بکروں کا انتظام کرتے اور پھر اُن کی ذبح اور تقسیم ایک مشکل کام تھا اس لئے کہ کوئی ہم میں سے واقف نہ تھا۔ اور دوسرا کوئی قصاب موجود نہ تھا۔ یہ کام چل نہ سکتا تھا۔ آخر یہاں تک نوبت پہنچی کہ بمشکل ہم ایک بکرے کا انتظام کرنے پر مجبور ہوئے۔ حضرت روزانہ حالات معلوم کرتے رہتے تھے۔ ایک دن صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب والے مکان کے کمرے میں سے سیڑھیوں پر جا کر ہم نے عرض کی کہ حضور سر دست یہی انتظام ہو سکتا ہے کہ حضور کے گھر کے لئے گوشت کا انتظام ہو سکے اور باقی احباب دال پر گذارہ کریں۔ وہ طریق ارشاد اور وہ صورت اب تک میری نظروں کے سامنے ہے دو تین سیڑھیاں اُتر کر آپؑ کھڑے تھے۔ فرمایا:-

"نہیں نہیں، میں سب کے ساتھ ہوں۔ اگر انتظام نہیں ہو سکتا تو ہم سب جتنے روز تک انتظام نہ ہو دال کھائیں گے اور گذارہ کریں گے۔ جو قاعدہ ہے وہ سب کے لئے ہے"۔

کیا کیفیت ہم پر گذری؟ وہ بیان نہیں ہو سکتی۔ اس لذت اور سرور کو ہم بھول ہی نہیں سکتے۔ یہ ایک سبق تھا ہاں نمونہ کا سبق تھا اور اس ایک بات میں خدا کا پیارا قوم سازی کا سبق پڑھا گیا۔

انگلستان آج دنیا پر حکومت کرتا ہے اور اس کی حکومت کے اسرار و اسباب میں سے ایک اور بہت بڑا راز یہ ہے کہ قوم قانون کی فرمانبرداری اور احترام لازمی سمجھتی ہے......"

......میں ایک پہلو یہاں کی زندگی کا دکھانا چاہتا ہوں۔ وہ آرگنیزیشن ہے کوئی کام ہو وہ قومی ہو یا شخصی اس کے لئے باقاعدہ انتظام ہوتا ہے اور تقسیم محنت کے اصول پر مختلف ہسپتالوں یا دوسری رفاہ عام کی ضروریات کے لئے چندے ہوتے ہیں اور ان کے لئے ایک دن مخصوص کر لیا جاتا ہے۔ اس روز وقت مقررہ پر شہر کے ہر حصہ میں والنٹیر کام کرتے نظر آئیں گے۔ ایک اجنبی کو حیرت ہوتی ہے کہ اس قدر لوگ اتنے بڑے شہر میں جہاں ایک ایک منٹ قیمتی ہے اور بہت قیمتی ہے ان کاموں کے

TOWNHEAD PHARMACY

FOR ALL YOUR

PHARMAECUTICALS NEEDS

☆......☆......☆

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

لئے کس طرح ایک دن دے دیتے ہیں؟ اور یہ کیا انتظام ہے کہ ہر سڑک پر موڑ پر گلی میں کام کرنے والے موجود ہیں۔ پچھلے دنوں یہاں ایک کوئین الگذینڈار ڈے منایا گیا۔ میں صبح ہی اٹھا اور جدھر جاتا تھا پھول لگانے والی لڑکیاں عورتیں ہر عمر اور ہر طبقہ کی موجود تھیں اور مشین کی طرح کام کر رہی تھیں ۔ میں نے درد صاحب سے ذکر کیا کہ آرگنیزیشن نے مجھے تو ہلا دیا۔ یہ قوم اگر حکومت نہ کرے تو پھر اور کون اس کی مستحق ہے۔

ہمارے ہاں قومی ضروریات کے لئے چندہ مانگنے کے لئے بڑے آدمیوں کو مشکلات پیش آتی ہیں اور انہیں گویا ایک موت کا پیالہ پینا ہوتا ہے۔ مگر یہاں یہ بات نہیں ۔ خدا تعالیٰ بڑی بڑی برکات اور رحمتیں نازل کرے حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ پر کہ انہوں نے اس راہ میں اپنا بے نظیر اسوہ چھوڑا ہے۔ میں نے الحکم میں جب ان کی زندگی پر چند آرٹیکل لکھے تھے تو میں نے ان کی ایک کاپی پر لکھے ہوئے شعر کا حوالہ بھی دیا تھا۔ یہ کاپی دفتر محاسب میں ہوا کرتی تھی۔ میں آج بھی اس شعر کو لکھتا ہوں

مانگوں نہیں پر مرد ہوں پیٹ بھرن کے کاج
پر سوارتھ کے کام کو مانگے آئے نہ لاج

یعنی اپنا پیٹ پالنے کے لئے میں ہرگز نہیں مانگوں گا خواہ مجھے بھوک سے مرجانا پڑے ۔ لیکن رفاہِ عام کے لئے دست سوال پھیلانے میں میں ہرگز شرم نہیں کروں گا۔

میں نے یہاں دیکھا ہے کہ بڑے بڑے گھرانوں کی مستورات ایسے موقعوں پر اپنے گلوں میں خیراتی بکس ڈالے چوراہوں پر کھڑی ہیں اور قوم اور ملک کے لئے تماشائے اہل کرم دیکھتی ہیں۔

یہ آرگنیزیشن صرف ایک کام میں ہی نہیں ان کے ہر کام اور شغل میں اس کا برابر انتظام ہے۔ کھیل کود ایک معمولی مشغلہ زندگی کا سمجھا جاتا ہے اور اس کا نام ہی کھیل کود ہے مگر یہاں کھیل کود کے میدان بھی آرگنیزیشن کے بہترین نظارے ہیں اور اس کا نتیجہ ہے کہ کام آسانی اور عمدگی کے ساتھ تھوڑے وقت اور کم خرچ پر ہو جاتا ہے۔

یہ لوگ ترتیب کو کبھی ہاتھ سے نہیں دیتے۔ سٹیشن پر جاؤ یا کسی ریسٹارنٹ میں یا تھئیٹر میں کوئی شخص دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ بلکہ وہ ہر شخص کے ساتھ انصاف کریں گے۔ ایک شخص جو پہلے آیا ہے اس کا حق ہے کہ وہ پہلے جگہ حاصل کرے اور یہ اس کے وقت اور محنت کا ثمرہ ہے۔ ہماری طرح نہیں کہ ایک شخص آتا تو سب سے پیچھے ہے اور وہ ٹکٹ لینے کے لئے کہنیاں مار کر آگے نکلتا جاتا ہے ۔ اور اس کشمکش میں کمزوروں کو کچلتا جاتا ہے۔ یہاں جب آپ کسی تھیئٹر کے سامنے جائیں تو حیرت ہوگی کہ سینکڑوں آدمی قطار باندھ کر کھڑے ہیں۔ بعض اوقات کئی کئی گھنٹے وہ کھڑے رہتے ہیں ان میں گھبراہٹ اور بے دلی پیدا نہیں ہوتی مگر وہ ترتیب کو ہاتھ سے نہ دیں گے ۔ پچھلے دنوں جب کرکٹ میچ ہو رہے تھے تو بعض اوقات بارہ بارہ گھنٹے تک اس کیو میں لوگ کھڑے رہے۔ ملک معظم کی والدہ محترمہ ملکہ الگذینڈرا کی وفات پر کیو کا بہت ہی دلکش نظارہ تھا۔ لوگ اپنے کھانے بھی ساتھ لے آئے تھے۔ اور دوسری جگہ بھی جہاں زیادہ انتظار کرنا پڑتا ہے وہ ایسا ہی کرتے ہیں۔ غرض کسی کام کو وہ آرگنیزیشن اور ترتیب اور تقسیم محنت کے اصولوں کے بغیر نہیں کرتے ہیں اور ان باتوں نے قوم کا ایک مضبوط کریکٹر بنا دیا ہے اور کوئی چیز ان کو جنبش نہیں دے سکتی۔

قومی کریکٹر

کریکٹر کی مضبوطی قوم کی ترقی کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ جس قوم کا کوئی قومی کریکٹر نہیں وہ قوم کبھی ترقی ہی نہیں کر سکتی۔ میں نے پہلے سرسری نظر سے لیکن اب اِمعانِ نظر سے اس امر کا مطالعہ کیا ہے کہ انگلستان کے دوج و عروج کی تہ میں کن اسباب کا دخل ہے اور میں بلا خوف تردید اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ انگلستان کی عظمت و شوکت کے اسباب اور ذرائع واٹرلو اور ٹریفالگر نہیں ہیں بلکہ وہ اس قوم کے قومی کریکٹر کی مضبوطی ہے۔

بہت ممکن ہے کہ ہیرو ورشپ کرنے والے انگریز یا انگریزی قوم کی تاریخ کے مبصر میری اس رائے سے اتفاق نہ کریں مگر میں اس کہنے سے نہیں رک سکتا کہ تعمیر انگلستان میں قومی کریکٹر کا جس قدر تعلق اور دخل ہے واٹرلو اور ٹریفالگر کا اس قدر نہیں۔

پس اگر ہم چاہتے ہیں کہ ترقی کریں اور حقیقی ترقی کریں تو ہمارا قومی کریکٹر مضبوط ہونا چاہئے۔

ایک چھوٹی سی مثال

انگلستان میں احمدی جماعت کی یہ ایک خصوصیت اور امتیاز قائم ہو گیا ہے کہ وہ عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتے ۔ ابتداءً جب اس تحریک کو حضرت خلیفۃ المسیح نے شروع فرمایا اور تاکیدی احکام دیئے تو ہمارے بعض دوستوں کو اضطراب تھا اور وہ اپنے لنڈن کے تجارب کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کو سلسلہ کے لئے ایک دھکا سمجھتے تھے مگر مجھے تجربہ بتاتا ہے کہ احمدیت کا یہ ایک کریکٹر شان رکھتا ہے۔

یہاں کی عورتیں اس کو حقارت سے نہیں بلکہ وہ احمدیت کے بلند نقطہ نگاہ سے دیکھتی ہیں ۔ دور بیٹھے ہوئے لوگ اس کو سمجھ نہیں سکتے مگر میں عین موقعہ پر ان کا لطف اٹھاتا ہوں۔ غرض یہاں کے لوگوں میں ایک قومی کریکٹر ہے ۔ اور وہ بچے سے لے کر بوڑھے تک میں پایا جاوے گا۔ آپ بڑے سے بڑے آدمی کی ملاقات کو چلے جائیں وہ اکرام ضیف کرے گا۔ خود دروازہ تک لینے آئے گا اور چھوڑنے کے لئے آئے گا۔ ہر بات پر اظہار تشکر ہے۔

میرا ایک عجیب مشاہدہ

مجھے پنجاب کے سابق لفٹنٹ گورنر سے ایک مرتبہ ملاقات کا اتفاق ہوا۔ میں نے جرمنی سے ان کو ایک خط لکھا۔ جب میں واپس لنڈن پہنچا تو ان کا مکتوب ملا کہ میں ان سے ایک دن ملوں۔ میں قرارداد کے موافق ان سے ملنے گیا وہ نہایت اخلاق اور محبت سے پیش آئے۔ ان کا حافظہ اتنا زبردست تھا کہ میرے بعض مضامین کا انہوں نے حوالہ دیا کہ میں نے پڑھے تھے (پڑھنے سے یہ مراد نہیں کہ خود پڑھے تھے ان کے نوٹس میں لائے گئے تھے) غرض وہ مجھ سے اور میں ان سے مل کر بہت خوش ہوا۔ جب میں نے رخصت چاہی تو وہ اُٹھ کر کھڑے ہوئے اور باہر نکل کر یہاں کے آداب اکرامِ ضیف کے ماتحت میرے اوورکوٹ کی طرف لپکے کہ وہ خود مجھے پہنادیں مگر میں نے شکریہ سے معذرت کی اور اپنا کوٹ آپ پہن لیا۔ یہاں کے اداب واخلاق کے لحاظ سے بات بہت معمولی ہے ۔ لیکن کیا ہندوستان کے کسی امیر آدمی سے تو درکنار برابر کے انسان سے بھی توقع ہو سکتی ہے کہ وہ اس خدمت کے لئے جو ایک نوکر کا کام ہے خود کرنے کو تیار ہو جاوے؟ ہرگز نہیں۔ یہ اخلاق اور آداب محض قومی تربیت کا نتیجہ ہیں۔ اور قومی کریکٹر کی حفاظت کا اثر۔

چونکہ یہاں اپنے ہاتھ سے کام کرنا عار نہیں بلکہ فخر اور ضروری سمجھا جاتا ہے اس لئے عار نہیں سمجھتے۔ ہمارے یہاں ایک شخص اپنا کام بھی اپنے ہاتھ سے نہیں کر سکتا تو وہ دوسروں کے لئے کیوں کرے گا۔ آنحضرت ﷺ، آپؐ کے خلفاء و نُوّاب کی زندگیوں میں یہ کریکٹر واضح ہے۔ غور کرو وہ سماں کیا پُرلطف اور معاً حیرت افزا ہو گا جبکہ سرورِ کائنات ﷺ اپنے ہاتھ سے یہودی مہمان کی خراب کردہ چادر کو اپنے ہاتھ سے دھو رہے ہوں گے ۔ یہ ایک سبق تھا جو ہم نے بُھلا دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھنے والے اب تک موجود ہیں کہ حضور اپنے ہاتھ سے کس طرح پر مہمانوں کے لئے سامان آسائش و خورد و نوش لے کر آیا کرتے تھے (عرفانی نے ان مبارک ہاتھوں سے کاسہ ہائے محبت کو پیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔)

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو میں نے دیکھا ہے کہ وہ ہمیشہ ان امور کا لحاظ رکھتے ہیں ۔ ۱۹۱۲ء میں جب مدارس اسلامیہ کے دیکھنے کے لئے آپ نے ایک سفر کیا تھا اور خاکسار عرفانی کو بھی اس سفر میں عزت شمولیت حاصل تھی ۔ تو میں نے دیکھا کہ کانپور کے مقام پر آپ ایک صبح کو بہت سویرے اٹھے اور جہاں تک میں جانتا ہوں جان بوجھ کر اٹھے اور اپنی ضروریات سے فارغ ہو کر پانی کا ایک لوٹا بھر کر ایک معزز دوست کے پاس رکھ دیا اور پھر ان کو اُٹھا دیا تاکہ وہ رفع حاجت وغیرہ کے لئے پانی کے لئے تکلیف نہ اٹھائیں۔ انہوں نے جب اس حالت کو دیکھا تو وہ دفورِ محبت سے چشم پُرآب ہو گئے۔ پانی کا لوٹا رکھ دینا یہ ہونے والے سردار قوم کے لئے سبکی کی بات نہ تھی بلکہ اس کے عالی مقام کی خبر دیتی تھی کہ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ کے مفہوم کو یہ سمجھتا ہے۔ میں عادی ہوں کہ ہر شئے کو باریک نظر سے دیکھتا ہوں اور حضرت کی زندگی کے تمام واقعات سے ایک لطف اٹھاتا رہتا ہوں۔ یہاں درد صاحب جانتے ہیں کہ حضرت کا کوئی خط آجاتا ہے تو اس کا ایک ایک فقرہ ایک ایک ادا لبھائے جاتی ہے۔

چند سال کا ذکر ہے کہ سالانہ جلسہ کی تقریب پر ناظمانِ جلسہ نے حضرت صاحبزادہ ناصر احمد صاحب کو کام پر لگایا مگر جو کام دیا وہ ظاہری رنگ میں انتظامی تھا عملی نہ تھا۔ میں اگر غلطی نہیں کرتا تو آپ نے ہزاروں انسانوں کے سامنے اپنی تقریر میں اس کو پسند نہ فرمایا بلکہ فرمایا کہ: بہتر ہوتا ان کو روٹیاں تقسیم کرنے یا پانی پلانے کی خدمت دی جاتی۔

یہ ایک روح تھی اور ہے جو آپ جماعت میں پیدا کرنا چاہتے ہیں کہ ہم اکرامِ ضیف کی حقیقت اپنے اندر پیدا کریں۔ ناخدا ترس ظالم معترض ....(جن کے اصول ایمان میں عداوت داخل ہے) خدا جانے کیا سمجھیں گے؟ اور کیا سمجھتے ہیں کاش وہ غور کریں کہ جماعت کو یہ شخص کس اعلیٰ مقام کی طرف لے جا رہا ہے۔

ذوقِ سخن نہیں، یادِ محبوب کہیں سے کہیں لے جاتی ہے اور میں سلسلۂ سخن سے دور یا سلسلہ سخن کی طرف جا نکلتا ہوں ؎

مبتلائے دردِ روحانی بھی ہوں اور شاد بھی
دل میں زخمِ عشق بھی ہے اور کسی کی یاد بھی

غرض پنجاب کے ایک سابق لفٹنٹ گورنر کے قومی اخلاق اور کریکٹر نے مجھے بتایا کہ اس قوم کی عظمت کا یہ ایک راز ہے کہ وہ تمام خوبیاں جو اسلام نے ہمیں سکھائی تھیں وہ عملاً انہوں نے لے لی ہیں۔ (ماخوذ از ریویو آف ریلیجنز دسمبر ۱۹۲۶ء)

Bunglow for sale in Rabwah, Pakistan

Doubbler story, 1 Kanal, Corner plot on main GT Road, west open facing Rabwah Hills.

Ground floor, 3beds with modren baths, Tv, Study, Guest room, Big dinnig, Sitting room and a huge drawing room, modren Kitchen,Car park, Lawn, Courtyard, Servant room with bath. Two gates on either sides.

Upper story: One bed room with bath, Kitchen, Verandah Terrace . Covered area 400 Sq feet. **A class Construction very low Price.**

Munir Ahmad Malik
Ph. Res:(92) 4524 212426/214783
Mobile: 0320 4892010 (Pakistan)
+905 454 0862(Shamim Malik Canada)

منیر احمد ملک۔ ڈاکٹر فہمیدہ منیر 15/12 دارالیمن شرقی (ربوہ)

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۲ء کی

جھلکیاں

(محمود احمد ملک)

❁ امسال جلسہ سالانہ میں ۱۹ہزار ۷۰۴ افراد شامل ہوئے جبکہ ۲۰۰۰ء میں یہ حاضری اکیس ہزار سے زائد تھی۔

❁ ممالک بیرون سے سب سے زیادہ مہمان جرمنی سے تشریف لائے، دوسرے نمبر پر پاکستان اور تیسرے نمبر پر امریکہ سے مہمان تشریف لائے۔

❁ امسال ۷۴ ممالک کے وفود نے جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت فرمائی جبکہ گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر یہ تعداد ۷۷ تھی۔

❁ امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر چار ممالک کے سربراہان مملکت نے خیرسگالی کے پیغامات ارسال کئے جن میں وزیراعظم برطانیہ، وزیراعظم تنزانیہ، وزیراعظم گیانا اور صدر غانا شامل ہیں۔

❁ جلسہ سالانہ کے تمام اہم پروگرام مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل نے براہ راست نشر کئے۔

❁ امسال جلسہ سالانہ کے تیسرے روز دسویں عالمی بیعت کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس موقع پر دنیا کے دو کروڑ چھ لاکھ چون ہزار سے زائد افراد نے بیعت کرکے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شمولیت اختیار کی۔ الحمدللّٰه علیٰ ذالك۔ عالمی بیعت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں عالمگیر جماعت احمدیہ نے سجدہ شکر ادا کیا۔

❁ امسال بھی مردوں اور عورتوں کے جلسہ گاہ کے طور پر نصب کی جانے والی مارکیاں ہالینڈ سے منگوائی گئی تھیں اور گزشتہ سال کی نسبت زیادہ کشادہ کی گئی تھیں۔ ان مارکیوں میں نیچے چوبی فرش لگاکر اوپر قالین بچھائے گئے تھے۔

❁ امسال جلسہ سالانہ کے احاطہ میں داخلہ کے لئے جو رجسٹریشن کارڈ جاری کئے گئے تھے وہ پہلی مرتبہ بارکوڈ سسٹم کے تحت تیار کئے گئے تھے۔ اس کے نتیجہ میں نہ صرف حاضرین کی درست تعداد معلوم کرنے میں سہولت رہی بلکہ حفاظتی نقطہ نگاہ سے بھی یہ طریقہ کار بہت مفید ثابت ہوا۔

❁ امسال پہلی مرتبہ مسجد بیت الفتوح مورڈن میں باقاعدہ مہمان نوازی کا نظام قائم کیا گیا تھا۔ قریباً ایک ہزار مہمانوں نے یہاں قیام کیا جن میں ۴۰۰ سے زائد خواتین تھیں۔ ان مہمانوں کی خدمت کیلئے رہائش، مہمان نوازی، ٹرانسپورٹ اور دیگر کئی شعبہ جات کے رضاکار ہمہ وقت حاضر رہے۔

❁ امسال اسلام آباد میں پرائیویٹ خیمہ جات کا ایک چھوٹا سا شہر آباد کیا گیا تھا جس پر ۴۲۰ خیمے مہمانوں نے خود لاکر نصب کئے تھے۔ اس جگہ مہمانوں کو مختلف سہولتیں بھی فراہم کی گئی تھی۔

❁ اس جلسہ کے لئے پرائیویٹ خیمہ جات کے علاوہ کُل ۲۵۸ مارکیاں اور خیمہ جات نصب کئے گئے۔ جن میں سے ۹۳ جماعت کی ملکیت تھے جبکہ باقی کرایہ پر حاصل کئے گئے تھے۔

❁ امسال کار پارکنگ کے لئے اسلام آباد سے نصف کلومیٹر کے فاصلہ پر چالیس ایکڑ زمین کرایہ پر حاصل کی گئی تھی۔ اتوار کے روز کار پارک میں کاروں کی تعداد ۲۳۰۰ سے زائد تھی۔

❁ کارپارک سے اسلام آباد پہنچنے کے لئے احباب کی سہولت کے لئے مین روڈ کے اوپر ایک عارضی پُل بنایا گیا تھا جس کے نتیجہ میں احباب و خواتین کو مقام جلسہ تک پہنچنے کے لئے سڑک پر چلنے کی ضرورت نہیں رہی تھی اور پیدل چلنے کا فاصلہ بھی بہت کم ہو گیا تھا۔ نیز معذور افراد کے لئے ایک شٹل سروس مہیا کی گئی تھی جو ہمہ وقت معذور افراد کو پارکنگ سے جلسہ گاہ تک پہنچانے اور وہاں سے واپس لانے میں مصروف رہی۔

❁ امسال ایسی خواتین کے لئے ایک اضافی مارکی لگوائی گئی تھی جو اپنے چھوٹے بچوں کو Push Chairs میں لے کر آتی ہیں۔

❁ امسال مجموعی طور پر دو ہزار سے زیادہ کارکنان اور کارکنات نے رضاکارانہ خدمت کی سعادت حاصل کی۔

❁ مردانہ جلسہ گاہ میں پانی پلانے کیلئے ۱۲۴ بچوں نے ڈیوٹی دی جن کا تعلق ۱۲ ممالک سے تھا۔

❁ شعبہ ٹرانسپورٹ نے امسال پہلی مرتبہ Stanstead ایئرپورٹ کو بھی باقاعدہ طور پر اپنے پروگرام میں شامل کیا۔ اس ایئرپورٹ سے آنے والے مہمانوں کی تعداد قریباً دو ہزار تھی۔

❁ شعبہ ٹرانسپورٹ کے زیراہتمام (۵۳ سیٹوں والی) ۲۰ بڑی کوچز کے علاوہ ۲۸ منی بسیں کرایہ پر لی گئی تھیں۔

❁ امسال جلسہ کے پہلے روز بارہ ہزار سے زائد، دوسرے روز تیرہ ہزار سے زائد اور آخری روز قریباً پندرہ ہزار مہمانوں کی لنگرخانہ اسلام آباد کے ذریعہ مہمان نوازی کی گئی۔

❁ جلسہ سالانہ کے دوران استعمال میں آنے والے نان مکمل طور پر "روٹی پلانٹ" واقع اسلام آباد میں تیار ہوئے۔

❁ اسلام آباد کے لنگرخانہ میں روزانہ پکنے والی دیگوں کی تعداد قریباً دو سو تھی۔

❁ امسال چار لنگر جلسہ کے مہمانوں کے لئے جاری تھے۔ ایک لنگر مسجد بیت الفتوح مورڈن میں کام کر رہا تھا جبکہ دوسرا لنگر اسلام آباد میں تمام مہمانوں کے لئے کھانا مہیا کرنے کا ذمہ دار تھا۔ تیسرا لنگر یورپین فوڈ تیار کرنے کا ذمہ دار تھا جبکہ چوتھا لنگر VIP مہمانوں کی خدمت پر مامور تھا۔ اس کے علاوہ پرہیزی کھانے کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

❁ جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر بہت سے مہمانان خصوصی تشریف لائے جن کا تعلق برطانیہ سے بھی تھا اور دنیا کے دیگر ممالک سے بھی۔ ان مہمانوں کے استقبال کیلئے دو شعبہ جات قائم تھے۔ ایک شعبہ برطانیہ کے مہمانوں کے استقبال کا ذمہ دار تھا جبکہ دوسرا بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے مہمانوں کی خدمت سرانجام دینے پر مامور تھا۔

❁ جلسہ سالانہ میں شامل مہمانان خصوصی جن کا تعلق برطانیہ سے تھا، ان میں ممبران پارلیمنٹ، میئرز، کونسلرز اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے قریباً ایک سو افراد شامل ہیں۔

❁ امسال دیگر ممالک سے ۸۷ مہمان VIP تھے جن میں بینن سے دو بادشاہ اور نائیجر سے ایک بادشاہ، نائیجر سے دو وزراء، کانگو سے ایک چیف، سینیگال سے دو ممبران پارلیمنٹ، اردن سے دو ممبران پارلیمنٹ، غانا سے صدر مملکت کے مشیر اور انڈونیشیا کی حکومت کی نمائندہ ایک خاتون پروفیسر شامل تھیں۔

❁ امسال شعبہ سمعی و بصری کی طرف سے MTA کے ذریعہ جلسہ سالانہ کی کارروائی سننے والوں کے لئے ۱۲ زبانوں میں رواں ترجمہ کا انتظام موجود تھا۔ تاہم مارکیوں میں گیارہ بڑی زبانوں سے ۱۰۱۰ سے زائد افراد نے استفادہ کیا۔ ان میں ۶۵۷ مرد اور ۳۵۳ خواتین شامل تھیں۔ ان افراد کو تراجم سے مستفید ہونے کے لئے وائرلیس سیٹ مہیا کئے گئے تھے۔ جن زبانوں میں ترجمہ کی سہولت مہیا تھی ان میں البانین، عربی، بنگالی، بوزنین، انگریزی، فرانسیسی، جرمن، انڈونیشین روسی، سپینش اور ترکش شامل ہیں۔

❁ امسال جلسہ گاہ میں ترجمہ کی سہولت مہیا کرنے کے لئے پہلی بار اِس لوپ انڈکشن سسٹم کو جزوی طور پر متعارف کروایا گیا جسے پاکستان میں احمدی انجینئرز نے نہایت ارزاں قیمت پر تیار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی کارکردگی بھی نہایت عمدہ ہے۔ امید ہے کہ آئندہ دو تین سالوں میں بتدریج پرانے نظام کو مکمل طور پر اس نئے نظام سے بدل دیا جائے گا۔

❁ امسال زنانہ جلسہ گاہ میں جلسہ کی کارروائی کو دیکھنے کے لئے ۲۸ ٹی وی سیٹ لگائے گئے تھے جبکہ مردانہ جلسہ گاہ میں بھی ۱۰ سیٹ مہیا کئے گئے تھے۔

❁ اسلام آباد میں قریباً ۳۰ مختلف مقامات پر TV سیٹ مہیا کئے گئے تھے تاکہ ڈیوٹیاں دینے والے افراد بھی جلسہ کی کارروائی سے محروم نہ رہیں۔

❁ امسال جلسہ ریڈیو کے ذریعہ بھی محدود علاقہ میں نشریات پیش کی جارہی تھیں۔ یہ جلسہ ریڈیو FM87.7 پر جلسہ کی کارروائی، مختلف افراد کے انٹرویوز اور ٹریفک اور دیگر امور کے بارہ میں اہم معلومات چوبیس گھنٹے پیش کر رہا تھا اور اس کی نشریات اسلام آباد سے پانچ کلومیٹر تک کے فاصلہ تک سنی جاسکتی تھیں۔ "ریڈیو جلسہ" کی وجہ سے کارپارک اور دیگر ایسی جگہوں پر ڈیوٹی دینے والے افراد بھی جلسہ کی کارروائی سے مستفید ہوئے جنہیں دیگر ذرائع سے یہ سہولت حاصل نہیں ہو سکتی تھی۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں اعلیٰ زیورات
خریدنے کے لیے معروف نام

الرحیم جیولرز حیدری
اور
الرحیم نو جیولرز حیدری

اور اب

الرحیم
سیون سٹار جیولرز
مین کلفٹن روڈ

مہران شاپنگ سینٹر
کہکشاں بلاک نمبر 8
کلفٹن کراچی
فون 5874164 - 664-0231

KMAS TRAVEL

Service at your door step

☆......کیا آپ موسم گرما میں پاکستان جانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟
☆......کیا آپ عین وقت پر پریشانی سے بچنا چاہتے ہیں؟
☆......کیا آپ نے اپنی نشست محفوظ کروالی ہے؟ اگر نہیں
تو اپنا پروگرام ترتیب دے کر آج ہی ہمیں فون کریں۔ بکنگ کروائیں اور گھر بیٹھے ٹکٹ حاصل کریں

ہماری ترقی کا راز　　آپ کا پرخلوص تعاون

KMAS TRAVEL-DARMSTADT

Phono: 06150-866391 - 0170-5534658 - Fax: 06150-866394

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت مسیح موعودؑ کے مقولے

ماہنامہ ''انصاراللہ'' اکتوبر ۲۰۰۱ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے جس میں آپؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کے بعض مقولے بیان فرمائے ہیں جو حضورؑ اپنی عام بول چال میں اکثر استعمال فرمایا کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب کوئی مفید تحریک جاری فرماتے تو فرماتے ''انبیاء تلامیذ الرحمٰن ہوتے ہیں''۔ گویا کوئی خاص الہام آپؑ کو اس بارہ میں نہیں ہوا کرتا تھا بلکہ وہی آپؑ کیا کرتے تھے جو کچھ خدا تعالیٰ آپؑ کے دل میں ڈالتا تھا۔

آپؑ کا ایک مقولہ تھا: ''یا توں لوڑ مقدمیں یا اللہ نوں لوڑ''۔ یعنی یا تم خدا کی تلاش کرو یا اپنے دنیاوی مقدمات کرلو۔ حضورؑ اُن لوگوں کے ذکر میں یہ کلمہ لایا کرتے تھے جو اپنے دنیوی دھندوں میں ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو اور اس کے احکام کو بھول جاتے ہیں۔

حضورؑ یہ بھی فرمایا کرتے تھے: ''نماز مشکلات سے بچنے کی چابی ہے''۔ ۱۹۰۴ء میں مجھے ایسا بخار آیا جو اُترتا نہ تھا۔ ایک دن ایسی حالت ہوئی گویا کہ آخری وقت ہے۔ میری بیوی روتی چیختی حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپؑ فوراً اٹھے اور وضو کرکے نماز میں کھڑے ہوگئے اور ہنوز نماز میں ہی تھے کہ میری حالت سنبھل گئی اور تندرستی کی طرف مائل ہوگئی۔ حضورؑ فرمایا کرتے تھے کہ بعض لوگ نماز کے اندر تو دعا کرتے نہیں، جب نماز ختم ہو جاتی ہے تو بعد میں دعائیں کرنے لگتے ہیں۔ اُن کی مثال ایسی ہی ہے کہ ایک شخص بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوکر خاموش کھڑا رہے لیکن جب دربار سے باہر آجائے تو پکارنے لگے کہ میری یہ درخواست بھی اور یہ درخواست بھی ہے۔

حضورؑ فرمایا کرتے: ''جو منگے سو مر رہے، مرے سو منگن جا'' یعنی مانگنا اور موت اختیار کرنا برابر ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور دعا ایسی عاجزی اور زاری سے ہونی چاہئے گویا انسان اپنے اوپر موت وارد کرنے لگا ہے۔

حضورؑ کا ایک فارسی مقولہ تھا: ''سخن کز دل بروں آید۔ نشیند لاجرم بر دل''۔ جس کا مطلب تھا کہ جو بات دل سے نکلتی ہے، وہ اثر رکھتی ہے۔ یہ مقولہ ایسے موقع پر فرمایا کرتے جب مبلغ اور واعظ کے اندر اخلاص کی ضرورت پر زور دیتے۔

جب کوئی دوست حضورؑ سے واپسی جانے کی اجازت مانگتے تو حضورؑ چند یوم مزید ٹھہرنے کا ارشاد فرماتے۔ حضورؑ کا منشاء تھا کہ چونکہ زمانہ نبوت تھا، ممکن تھا کہ وہ صاحب چند روز میں کوئی اَور نشان دیکھ لیں، یا اُن کے حق میں کوئی الہام ہو جائے یا اُن کی واسطے کسی خاص دعا کا موقع مل جائے۔ ایسے میں جب وہ دوست اپنے ایسے دنیاوی کاموں کا ذکر کرتا جو ادھورے چھوڑ آیا ہے تو حضورؑ اکثر فرمایا کرتے: ''کار دنیا کسے تمام نکرد''۔ دنیا کے کام تو کسی سے ختم نہیں ہوتے۔ ہر ایک شخص جو مر جاتا ہے وہ کئی ایک کام بیچ میں ہی چھوڑ کر مر جاتا ہے۔

جب حضورؑ ایسا ذکر فرماتے کہ خدا تعالیٰ اپنے پیاروں کو بعض ایسی طاقتیں دیدیتا ہے جو خارق عادت ہوتی ہیں اور عام طور پر لوگوں میں نہیں پائی جاتیں۔ مثلاً آپؑ فرمایا کرتے تھے کہ بعض دفعہ آپؑ ایک بند کمرے میں ہوتے ہیں لیکن دوسرے کمرے کی اشیاء ایسے دیکھ رہے ہوتے ہیں گویا کوئی دیوار درمیان میں حائل نہیں ہے۔ اس قسم کے اظہار کے وقت آپؑ مولانا روم کا یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

فلسفی گو منکر از حنانہ است
از حواس اولیاء بیگانہ است

اس میں مسجد نبوی کے ستون ''حنانہ'' کا ذکر ہے جس کے ساتھ ٹیک لگاکر آنحضور ﷺ خطبہ وغیرہ ارشاد فرمایا کرتے تھے لیکن جب منبر تیار ہو گیا تو وہ ستون حضورؐ کی جدائی میں رویا اور صحابہؓ نے بھی اس رونے کو سنا۔ مولانا روم کہتے ہیں کہ فلسفی اس امر سے انکار کرسکتا ہے لیکن وہ اس حقیقت سے بے خبر ہے کہ اولیاء اللہ کو کیسے حواس عطا کئے جاتے ہیں۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ ۹۱-۱۸۹۰ء کے موسم سرما میں جب مَیں پہلی بار قادیان آیا تو اُس وقت جموں میں ہائی سکول میں ٹیچر تھا۔ ایک روز صبح کی سیر کے وقت مَیں نے حضورؑ سے سوال کیا کہ گناہوں سے بچنے کا کیا ذریعہ ہے؟ تو حضورؑ نے فرمایا: ''انسان طولِ امل نہ کرے اور موت کو یاد رکھے۔ اس طریقہ سے گناہوں سے بچا رہتا ہے''۔ آپؑ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

غنیمت جان لو مل بیٹھنے کو
جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے

دنیا کی بے ثباتی کے اظہار اور عاقبت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضورؑ فرمایا کرتے: ''شب تنور گزشت و شب سمور گزشت'' یعنی سردیوں کی راتیں کسی نے تنور کی آگ تاپ کر گزار دیں اور کسی نے پوستین اور سمور پہن کر، دونوں کی رات گزر ہی جاتی ہے اور وقت نکل جاتا ہے۔

حضور اکثر فرماتے: ''سب کرامتوں کی اصل جڑ دعا ہے''۔ فرماتے کہ ایک دفعہ مجھے خیال آیا کہ بخل تو جائز نہیں، لیکن اگر بالفرض بخل جائز ہوتا تو مَیں کس چیز پر بخل کرتا۔ مَیں نے بہت غور کیا، دنیا کی کوئی شے مجھے ایسی محبوب نہ معلوم ہوئی جس پر بخل کرنا مَیں روا رکھتا۔ نہ مال و دولت نہ نسخہ۔ لیکن مَیں نے سوچا کہ دعا ایک ایسی نعمت ہے کہ اگر بخل جائز ہوتا تو مَیں اس بات کے بتلانے میں بخل کرتا کہ دعا کے ذریعہ ہر ایک مشکل حل ہو جاتی ہے اور ہر ایک نعمت اور برکت حاصل ہو سکتی ہے۔

ایک فقرہ حضورؑ اکثر استعمال فرماتے کہ ''الاستقامة فوق الکرامة''۔ یعنی استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے۔ یعنی جب کوئی انسان نیکی اختیار کرلے تو پھر کسی نقصان کے خوف یا مخالفت کے ڈر کی وجہ سے اس سے نہ رُکے۔

آپؑ فرمایا کرتے: ''خاک شو پیش ازاں کہ خاک شوی'' یعنی خاک ہونے سے پہلے خاک ہو جا۔ یعنی چاہئے کہ زندگی میں ہی انسان خاکساری اختیار کرے اور تکبر و رعونت ترک کردے۔

آپؑ یہ بھی فرمایا کرتے: ''استغفار کلید ترقیاتِ روحانی ہے''۔ اور عموماً حضور استغفار کے واسطے یہ کلمہ سکھاتے: ''اَستغفر اللّٰہ ربّی من کُلِّ ذنبٍ واَتوبُ اِلیہ''۔

........❀........❀........❀........

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۱۵ر نومبر ۲۰۰۱ء میں شامل اشاعت مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب کی ایک نظم سے انتخاب ہدیہ قارئین ہے:

تلاش یار میں سرگشتہ کُو بہ کُو بولے
مَیں چپ رہوں میری نظروں کی جستجو بولے
کچھ اس طرح مری بیتاب آرزو بولے
کبھی تو آئے جواب کبھی تو تُو بولے
زباں نہ کھل سکے جب رعب حسن سے میری
مری نظر سے مرا نطقِ آرزو بولے
ہے بزم یار میں پاکیزگی کی شرط سلیم
یہاں جو بولنا چاہے وہ باوضو بولے

........❀........❀........❀........

محمد علی جناح

ہندوستان کے وائسرائے لارڈ اَرون نے کہا تھا: ''مجھے ہندوستان میں کسی لیڈر سے خطرہ نہیں۔ اگر ہے تو محمد علی جناح سے ہے کیونکہ یہی وہ شخص ہے جو ملک کی آزادی دل و جان سے چاہتا ہے۔ کسی اَور لیڈر کو آزادی کی پرواہ نہیں، ان سب کو تو کچھ نہ کچھ لے دے کر راضی کیا جاسکتا ہے مگر جناح نے اپنی بات اگر ہندوستانیوں سے منوالی جیسا کہ مجھے یقین ہے کہ ایک نہ ایک دن وہ منوالے گا، تو پھر برطانیہ کیلئے ہندوستان میں رہنا مشکل ہو جائے گا''۔

ماہنامہ ''تشحیذالاذہان'' دسمبر ۲۰۰۱ء میں بانی پاکستان محمد علی جناح کی عظیم شخصیت کے حوالہ سے ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی بہن مسز وجے لکشمی نے ایک بار کہا کہ اگر مسلم لیگ میں ایک سو گاندھی اور دو سو ابوالکلام ہوتے اور اُن کے مقابلہ میں صرف ایک جناح ہوتے تو ملک کبھی تقسیم نہ ہوتا۔

مہاتما گاندھی نے جناح کی عظمت کا اعتراف یوں کیا: ''قائداعظم کو نہ کوئی خرید سکتا ہے اور نہ وطن و ملت کے خلاف استعمال کرسکتا ہے۔ اپنے نظریات پر پہاڑ کی طرح ڈٹ جانے والی شخصیت۔ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل سکتا ہے لیکن محمد علی جناح کو متزلزل کرنا ناممکن ہے۔ بات کا دھنی، قول و فعل میں کبھی تفاوت پیدا نہیں ہونے دیتا۔ بحث کرے تو دلائل و براہین کے دریا بہادے۔ تقریر کرے تو پھول برسائے، ہندوستان کی یہی ایک وہ شخصیت ہے جس سے برطانوی ملوکیت اور ہندو سیاست ہمیشہ لرزاں رہی''۔

لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے اپنی ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا: ''مجھے صرف اس مقصد کے لئے ہندوستان بھیجا گیا تھا کہ مَیں ملک کو کسی نہ کسی طرح متحد رکھ سکوں۔ مَیں نے اس مقصد کے لئے بھرپور کوششیں کیں لیکن میرے مقصد کی راہ میں ایک ایسا شخص حائل تھا جو پہاڑ کی طرح رکاوٹ بنا کھڑا رہا اور وہ تھا محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ۔ بالآخر مجھے جناح کے سامنے جھکنا پڑا اور اُس کی ضد کے سامنے مجھے ہتھیار ڈالنے پڑے''۔

جناح بہت حاضر جواب تھے۔ ایک مرتبہ گاندھی نے کہا: ''مَیں ایک امیر قوم کا لیڈر ہوں اور تھرڈ کلاس میں سفر کرتا ہوں۔ لیکن جناح ایک نادار اور مفلس قوم کا رہنما ہے اور ایئرکنڈیشنڈ ڈبے میں سفر کرتا ہے۔ مسلم لیگ اس بارگراں کی کیسے متحمل ہوتی ہے؟''۔ اس کے جواب میں قائداعظم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا: ''مسٹر گاندھی ٹھیک کہتے ہیں۔ مَیں ایئرکنڈیشنڈ ڈبوں میں سفر کرتا ہوں اور گاندھی تھرڈ کلاس میں آتے جاتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ مَیں کرایہ اپنی جیب سے دیتا ہوں اور گاندھی کا خرچ کانگریس برداشت کرتی ہے''۔

ایک مجلس میں پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنی تقریر میں آپ پر طنز کرتے ہوئے کہا: ''آج کے سائنسی دَور میں مذہب انسانی مسائل کے حل میں ناکام ہوچکا ہے۔ ہندوستان کا ایک سیاسی دانشور مذہب کے نام پر ایک الگ ریاست بنانے کا مطالبہ کر رہا ہے''۔ اس کے جواب میں جناح نے فرمایا: ''پنڈت نہرو نے درست کہا ہے۔ ہر شخص اپنے بارہ میں صحیح جانتا ہے۔ ممکن ہے ان کا مذہب ناکام ہوچکا ہو لیکن ہمارے معاملہ میں ایسا نہیں۔ اسلام تمام عصری تقاضوں کو پورا کرتا اور ہر دَور میں زندہ رہنے کی صلاحیت رکھتا ہے''۔

ایک معروف ادیبہ اور دانشور مسز سروجنی نائیڈو کی مجلس میں جب کسی نے جناح کو اَنگریز کا زرخرید کہہ دیا تو سروجنی نائیڈو نے کہا: ''کیا کہا تم نے! جناح انگریزوں کا زرخرید ہے؟ تم بِک سکتے ہو، مَیں خریدی جاسکتی ہوں۔ باپو (گاندھی جی) اور جواہر لال نہرو کا سودا بھی شاید ہوسکتا ہے۔ مگر جناح انمول ہے، اُسے کوئی نہیں خرید سکتا۔ ہمارے نقطہ نظر سے وہ غلط راستے پر گامزن ہیں لیکن ان کی دیانت اور فکر ہر طرح کے شک و شبہ سے بالا ہے''۔

........❀........❀........❀........

MTV Muslim TV AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
30/08/2002 – 05/09/2002

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Friday 30th August 2002
30 Zahoor 1381
21 Jumadi-al-sani 1423

00.05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, News
01.00 Yassarnal Quran Class: Lesson No. 31
With Qaari Muhammad Ashiq Sb.
01.30 Majlis Irfaan: Rec.13.04.2001
With Hadhrat Khalifatul Masih IV and Urdu Speaking Friends
02:20 MTA Sports: 'All Pakistan Sports Rally' Kabadee Tournament. Rabwah vs Sindh.
03:05 Around The Globe: 'The past and present of Edmund Fitzgerald'
Presentation of MTA Studios USA.
04.05 Seerat-un-Nabi (SAW): No: 60.
Host: Saud A. Khan Sb.
Guest: N. A. Anjum & Syed M. A. Ayaz.
04.40 Documentary: A visit to Hadhrat Abu Al-Maali's Mizaar in Lahore, Pakistan.
05.00 Homoeopathy Class: Lesson No.91
By Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.10 Tilaawat, MTA International News
06.35 Liqaa Ma'al Arab: Session No.244
Rec.06.01.1997
07.40 Siraiki Service: A discussion on the topic of Seerat-un-Nabi (saw). Prog. No.12
Hosted by Jamal-ud-Din Shams.
08.25 Majlis Irfaan: With Huzoor ®
09.15 Interview: Of Khawaja Abdul Ghaffar Dar Sb.
10.25 Indonesian Service: Various Items
11.25 Seerat-un-Nabi (saw): ®
12.00 Friday Sermon: Live
13:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, News
14.00 Bangla Mulaaqaat: With Huzoor
15.05 Friday Sermon: Rec.30.08.02 ®
16.05 Yassarnal Quran: Lesson No 31 ®
Presentation of MTA Studios, Pakistan
16.30 French Service: Various Items in French
17.30 German Service: Various Items in German
18.35 Charity Marathon Walk: Annsarullah
Rec: 16.06.2002
19.35 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.35 Majlis-e-Irfaan: Rec. 13.04.2001®
21.30 Friday Sermon: 30.08.2002 ®
22.30 Documentary: ®
22.50 Homeopathy Class No.91 ®

Saturday 31st August 2002
31 Zahoor 1381
22 Jumadi-al-sani 1423

00:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, News.
01:00 Yassarnal Qur'an.: Programme No.29
01:30 Q&A Session with English speaking friends.
02:40 Kehkashaan, topic: "The Holy Quran".
03:15 Urdu Class: No. 449, Rec: 07.01.99, with Huzoor
04:30 French Session, Class No: 30.
04:55 Mulaaqaat with German speaking Guests.
06:05 Tilaawat, News.
06:30 Liqaa Ma'al Arab, Session No: 245
Rec:07.01.1997
07:35 French Service: Classe des Enfants
08:45 Dars-ul-Qur'an, Session No: 4, Rec: 13.01.97.
10:15 Indonesian Service.
11:25 Kehkashaan ®
12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, News.
12:50 Urdu Class ®
14:05 Bangla Shomprochar: variety of programmes.
15:05 Children Class Rec: 31.08.02.
16:10 French Service ®
17:15 German Service.
18:20 Liqaa Ma'al Arab Session No: 245 ®
19:25 Arabic Service.
20:15 Yassarnal Qur'an programme Lesson No: 29 ®
Presentation of MTA Studios, Pakistan
20:45 Q & A Session ®
21:50 Children Class Rec: 31.08.02 ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
22:50 German Mulaaqaat ®

Sunday 1st September 2002
01 Tabook 1381
23 Jumadi-al-sani 1423

00:05 Tilaawat, Seerat-un-Nabi, News.
01:00 Children Class Part 2, Rec: 07.04.01.
01:30 Majlis Irfaan: Rec.16.02.1997
03:20 Friday Sermon ®
04:20 Tehrik-e- Ahmadiyyat, a quiz programme
Part No:27.
05:00 Young Lajna and Naasiraat Mulaaqaat:
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06:05 Tilaawat, MTA International News.
06:40 Liqaa Ma'al Arab session No: 246,
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
07:45 Spanish Service: Friday Sermon by Huzoor
Rec: 06.10.01.
08:55 Moshaa'irah an evening with various Urdu poets.
09:45 Tehrik-e-Ahmadiyyat ®
10:15 Indonesian Service, includes a variety of programmes.
11:15 Discussion ®
12:05 Tilaawat, Seerat-un-Nabi, MTA News.
13:00 Majlis-e-Irfaan
14:00 Bangla Shomprochar: Various items
15:05 Young Lajna and Naasiraat Mulaaqaat ®
16:05 Friday Sermon Rec:29.08.02
17:05 German Service, which includes various programmes.
18:10 Liqaa Ma'al Arab session No: 246 ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19:15 Arabic Service, with various programmes.
20:15 Children's Class Part 2. ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
20:45 Q & A Session :®
22:30 Moshaa'irah ®
22:55 Mulaaqaat with young Lajna and Naasiraat ®

Monday 2nd September 2002
02 Tabook 1381
34 Jumadi-al-sani 1423

00:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, MTA News.
01:00 Kudak programme No: 36
01:15 Hikaayaat-e-Shreen.
01:30 Q & A Session with English speaking guests.
02:30 Ruhaani Khazaa'en, a quiz in Urdu.
03:15 Urdu Class: No. 450, Rec: 29.01.99 with Huzoor
04:25 Learning Chinese with Usman Chou.
05:00 French Mulaaqaat.
06:05 Tilawat, MTA International News.
06:30 Liqaa Ma'al Arab session No: 247
Rec: 11.02.1997
07:35 Chinese Programmes from Chinese Book 'Islam among religions'.
08:00 Speech: by Abdul Samee Khan Sb.
08:45 Q & A Session ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
09:50 Quiz Khutabaat-e-Imam, about the Friday sermons.
10:20 Indonesian Service: Various Items
11:30 Safar Hum Nay Kiya: A visit to Muree.
Presentation of MTA Studios, Pakistan
12:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, MTA International News.
12:50 Urdu Class ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14:00 Bangla Shomprochar: Various Items
15:05 French Mulaaqaat ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16:05 French Service various programmes.
17:05 German Service.
18:05 Liqa Ma'al Arab: 247 ®
19:10 Arabic Service various programmes.
20:10 Kudak ®
20:30 Q & A Session ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
21:30 Ruhaani Khazaa'en ®
22:15 French Mulaaqaat ®
23:15 Safar Hum Nay Kiya: Muree, Pakistan ®

Tuesday 3rd September 2002
03 Tabook 1381
25 Jumadi-al-sani 1423

00.05 Tilawat, Dars-e-Hadith, News.
00:55 Children Class: On the topic of 'Seerat-un-Nabi' (saw). ' Kindness to children.
01:30 Ilmi Khatabaat: Urdu Speech
Topic 'The need for Khilafat' delivered on the occasion of Jalsa Salana, Rabwah Pakistan in 1957. By Mau. Abul Ata Sb.
02:30 Medical Matters 'Mother and child health care'. Part 6
03:10 Around The Globe: 'Journey through the Solar System. Part 1.' of MTA Studios USA.
04:10 Lajna Magazine: Programme No: 24
05:00 Bengali Mulaaqaat:
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06:05 Tilaawat, MTA International News.
06:30 Liqaa Ma'al Arab: Session No: 248
Rec: 12.02.1997
07:35 MTA Sports: 'All Pakistan Sports Rally' Kabadee Tournament.
Tahir Block Vs Rahmar Block
08:20 Spotlight: Urdu Speech
08:50 Dars-ul-Qur'an Session No. 7,
Rec: 18.01.97.
By Hadhrat Khalifatul Masih IV
10:20 Indonesian Service: Various Items
11:20 Medical Matters: Part 6 ®
Mother and Child healthcare
12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, News.
12:55 Q & A Session with English speaking friends.
Rec: 17.04.94
13:55 Bangla Shomprochar: Various Items
15:00 German Mulaaqaat.
16:00 French Service
17:00 German Service
18:05 Liqaa Ma'al Arab Session No.248®
19:10 Arabic Service.
20:10 Children's Corner ®
20:45 Ilmi Khitabaat ®
21:45 Around The Globe ®
22:45 From The Archives, Friday sermon. Rec: 12.06.98

Wednesday 4th September 2002
4 Tabook 1381
26 Jumadi-al-sani 1423

00:05 Tilaawat, History of Ahmadiyyat, MTA International News.
01:00 Guldastah: Children's programme No. 48.
01:35 Reply To Allegations.
02:30 Hamaari Kaa'enaat: Topic: 'Base stations on the moon and other planets' prog: No.24
03:15 Urdu Class: No. 451 Rec: 30.01.99 with Huzoor
04:30 Safar Ham Nay Kiya: a visit to 'Raishoon, Wadi-e-Cittral' in Pakistan.
05:00 Children's Mulaaqaat: With Huzoor
06:05 Tilaawat, MTA International News.
06:30 Liqaa Ma'al Arab:
07:30 Swahili Service.
09:00 Reply To Allegations ®
09:40 Seerat-un-Nabi.
10:15 Indonesian Service: Various Items
11:15 Safar Ham Nay Kiya: ®
12:05 Tilawaat, History of Ahmadiyyat, News.
12:15 History of Ahmadiyyat, presented by Yousuf Sohail Shauq.
13:00 Urdu Class: With Huzoor ®
14:00 Bangla Shomprochar: Variety programme.
15:05 Children's Mulaaqaat ®
16:10 French Mulaaqaat Rec: 10.04.00.
17:10 German Service.
18:15 Liqaa Ma'al Arab: ®.
19:15 Arabic Service: Various Items.
20:15 Guldastah. ®
20:55 Reply To Allegations ®
21:35 Hamaari Kaa'enaat ®
22:00 Children's Mulaaqaat ®
23.00 Seerat-un-Nabi (saw)
23:30 Safar Ham Nay Kiya: ®

Thursday 5th September 2002
05 Tabook 1381
27 Jumadi-al-sani 1423

00.05 Tilawat, Dars e Hadith, News
00:40 MTA Travel: A documentary about a visit to 'The 1998 London Classic car Show.'
01.00 Children's Corner: Waaqifeen-e-Nau programme
Presentation of MTA Studios, Pakistan
01.30 Q/A Session: With Hadhrat Khalifatul Masih IV and English speaking guests. Rec: 14.11.98
02.25 Fun Kadah: Presented by Fuzail A. Ahmad Sb.
03.00 Al Maidah: Cookery Programme.
How to make Pineapple Khulfi.
Presentation of MTA Studios, Pakistan
03.15 Canadian Horizon: Children's Class No.36
Presented by Naseem Mehdi Sahib.
04.30 Computers for Everyone: Educational item.
Topic: Microsoft Windows.
05.00 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.269
Rec: 16.09.98
By Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.05 Tilawat, News
06.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.250
Rec: 18.02.97
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.45 Sindhi Service: Friday Sermon by Huzoor With Urdu original and Sindhi translation
08.45 Q/A Session: With Huzoor and English speakers ®
09.40 A lecture on Tarbiyyat-e-Aulaad: by Imam Atual Mujeeb Rashed. Part 9
10.15 Indonesian Service: Daily variety items.
11.15 MTA Travel: A visit to 1998 London classic car Show. Produced by MTA International
11.30 Computers for Everyone: Educational item. ®
Topic: Microsoft Windows.
12.05 Tilawat, Dars e Haadith, News
12.45 Q/A Session: With Huzoor and English speakers ®
13.50 Bangla Shomprochar: Daily variety items
14.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.26 ®
15.55 French Service: Various items.
16.55 German Service: Various items.
18.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.250 ®
19.05 Arabic Service: Daily items
20.05 Children's Corner: Waaqifeen-e-Nau programme ®
20.35 Q/A Session: With Huzoor ®
21.30 Fun Kadah: ®
22.05 Al Maaidah: Cookery Programme ®
22.30 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.269 ®
23.30 MTA Travel: ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8875 1285
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 | Friday, August 30, 2002 | Issue No. 35

جلسہ سالانہ انگلستان کا
تنزانیہ کے ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات میں چرچا

تنزانیہ اور ارد گرد کے افریقین ممالک کے
پانچ لاکھ سے زائد افراد جلسہ کے ان پروگراموں سے مستفید ہوئے۔

رپورٹ: مظفر احمد درانی۔ امیر جماعت تنزانیہ

خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے MTA کی برکت سے جلسہ سالانہ کی عالمگیریت بہت مستحکم ہو گئی ہے اور وہ پرشکستہ جو اپنے نامساعد حالات کے باعث جلسہ سالانہ کے مقام پر نہیں پہنچ سکتے ہیں اللہ تعالیٰ MTA کے ذریعہ ان کو جلسہ کے قریب بلکہ جلسے کو ان کے گھروں میں لے آتا ہے۔ اس طرح ایک ہی جگہ پر منعقد ہونے والا جلسہ ساری دنیا میں جگہ جگہ سنا اور دیکھا جا رہا ہوتا ہے۔ گویا دنیا کا ہر براعظم ہی نہیں بلکہ ہر ملک اور ملک ملک کے شہر و دیہات جلسہ گاہ بن جاتے ہیں۔ اور تقریباً ہر بڑی قوم اپنی زبان میں جلسہ سن رہی ہوتی ہے۔ اس طرح جماعت احمدیہ مُسلمہ کے جلسہ سالانہ کے سامعین کی تعداد کا اندازہ لگانا ناممکن ہو گیا ہے کیونکہ انگلستان میں منعقد ہونے والے جلسہ کو ہم صحیح معنوں میں عالمگیر جلسہ کہہ سکتے ہیں۔

تنزانیہ میں
عالمی جلسہ سالانہ کی گونج

تنزانیہ مشرقی افریقہ میں MTA کے ۲۲ سنٹرز مقرر کر کے وہاں قریبی جماعتوں کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی۔ اس طرح تنزانیہ کے مختلف صوبہ جات میں گویا ۲۲ جلسہ ہائے سالانہ ہو رہے تھے جہاں پر لنگر خانہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ جہاں جہاں ممکن تھا وہاں پر مستورات کے لئے پردے کی رعایت سے الگ انتظام کیا گیا تھا۔ اس طرح احباب جماعت تنزانیہ نے تینوں دن جلسہ کے پروگرامز میں بھرپور شرکت کی۔ تمام سنٹرز میں ساتھ ساتھ یا وقفہ جات میں سواحیلی ترجمے کا انتظام کیا گیا تھا تاکہ وہ احباب بھی جلسہ سے علمی فائدہ اٹھا سکیں جن کو انگریزی زبان سے واقفیت نہیں ہے۔

تنزانیہ کے ٹی وی اسٹیشنز پر
جلسہ سالانہ انگلستان کا چرچا

(۱) سب سے قابل ذکر CTV ہے۔ جس نے ہماری درخواست پر چھ دن مسلسل ۲۵ تا ۳۰؍جولائی ۲۰۰۲ء کو دن رات MTA کے توسط سے جلسہ سالانہ اور اس کے متعلقہ پروگرام دکھائے۔ یعنی مذکورہ چھ دنوں میں جو پروگرام MTA پر نشر ہوئے وہ دارالسلام تنزانیہ کے CTV پر بھی ٹیلی کاسٹ ہوتے رہے۔ اس کا انتظام بغیر کسی جماعت کے خرچ کے مکرم اکرام اللہ شاکر صاحب مبلغ سلسلہ تنزانیہ کے تعلقات کی بنا پر ہوا۔ شروع میں CTV کا ڈش ریسیور صحیح Result نہیں دے رہا تھا تو صاف تصویر اور آواز کے لئے جماعت نے ان کو عارضی طور پر ایک Digital Receiver مہیا کر دیا۔ اس طرح اللہ کے فضل سے یہاں کی کثیر غیر احمدی تعداد نے بھی جلسہ سے استفادہ کیا اور ٹیلی فون کالز کے ذریعہ متعلقہ کمپنی سے اصرار کیا کہ یہ چینل جاری رکھا جائے۔

(۲) CEN: اس ٹی وی نے روزانہ کے خبر نامہ میں جلسہ کی باتصویر خبریں نشر کیں۔ اسی طرح دیگر پروگرامز میں بھی جلسہ کو Coverage دی۔ پروگرام ہفتہ رفتہ میں بھی جلسہ کی تفصیلی جھلکیوں کے ساتھ پروگرام پیش کیا۔ اس ٹی وی کے نیوز مینیجر مکرم محمود حسین صوبیرو صاحب تنزانیہ کے سیکرٹری تعلیم و تربیت ہیں۔ اور اسی ٹی وی پر ہر جمعہ کی شام کو نصف گھنٹہ کے لئے خاکسار اسلامی پروگرام پیش کرتا ہے۔

علاوہ ازیں درج ذیل ٹی وی چینلز نے جلسہ سالانہ انگلستان کی خبریں نشر کیں۔

Channal Ten, Dtv, CTN, Star Tv, TVT.

تنزانیہ کے
ریڈیوز میں جلسہ سالانہ کا چرچا

ذیل کے ریڈیوز نے بھی جلسہ سالانہ انگلستان کی خبریں اور پروگرام نشر کئے۔ ان میں سے بعض ریڈیو لوکل، بعض مشرقی افریقہ اور بعض پورے افریقہ میں بھی سنے جاتے ہیں۔

(1)Radio one, (2)Radio Clonds, (3)R.Uhnrn, (4)R. East Africa, (5)R. Free Africa, (6)Tanzania

ٹیلی ویژن اور ریڈیو کے پروگرام اور خبریں دو زبانوں انگلش اور سواحیلی میں نشر ہوتے رہے۔ اکثر ٹی ویز اور ریڈیوز نے یہ خبریں ہفتہ کے دن سے شروع کیں۔ چونکہ یہاں پر اتوار کے روز چھٹی ہوتی ہے۔ اس لئے نئی خبریں مہیا نہ ہونے کی وجہ سے ہفتہ کے دن کی خبریں ہی اتوار کو بھی نشر ہوتی رہتی ہیں۔ اس طرح جلسہ سالانہ کی خبریں دونوں دن نشر ہوتی رہیں۔

اخبارات

تنزانیہ میں شائع ہونے والے دو کثیر الاشاعت اخبارات نے جلسہ سالانہ انگلستان کی خبریں شائع کیں۔

Majira ۲۸؍جولائی ۲۰۰۲ء بروز اتوار صفحہ ۳ پر حسب ذیل خبر شائع ہوئی۔

وزیر اعظم نے احمدیہ مسلم جماعت کو جلسہ سالانہ کی مبارکباد دی۔

"وزیر اعظم تنزانیہ جناب Frederiick Sumaye نے احمدیہ مسلم جماعت کو جلسہ سالانہ کی مبارکباد بھجوائی ہے جو کہ اسلام آباد پاکستان (اسلام آباد انگلستان۔ ناقل) میں منعقد ہو رہا ہے۔ تنزانیہ سے چار نمائندگان نے اس جلسہ میں شرکت کی ہے۔ یہ جلسہ سالانہ ۲۶؍جولائی کو شروع ہوا تھا جو امید ہے کہ آج ۲۸؍جولائی کو اختتام پذیر ہوگا۔ وزیر اعظم تنزانیہ نے اپنے تہنیتی پیغام میں کہا ہے کہ انہیں امید ہے کہ مسلمانوں کی اس جماعت کا یہ جلسہ تنزانیہ سمیت ساری دنیا میں قیام امن و محبت کا درس دے گا۔

"میں ذاتی طور پر اور متحدہ تنزانیہ کی گورنمنٹ کی طرف سے جلسہ سالانہ اور اس کی کامیابی کی مبارکباد دیتا ہوں۔" یہ بات جناب Sumaye صاحب نے اس جماعت کے نام بھجوائے گئے خط میں بیان کی ہے۔

آپ نے مزید کہا ہے کہ یہ جماعت علم اور صحت کے میدان میں اپنی خدمات کے باعث عام نیک شہرت رکھتی ہے۔ اسی طرح گورنمنٹ کے ساتھ ہر اچھے امر میں شراکت کی وجہ سے۔ جناب (Sumaye) سومائے صاحب نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ یہ بات تنزانیہ کے شہریوں کے لئے اپنی خدمات کو مزید وسیع کرے گی۔ بغیر مذہب اور رنگ کے فرق کے"۔

MTanzania (سواحیلی اخبار)
میں جلسہ کا ذکر

MTanzania (سواحیلی اخبار) نے ۲۸؍جولائی ۲۰۰۲ء بروز اتوار کی اشاعت میں زیر عنوان Ahmaddiyya ذیل کی خبر شائع کی:۔

"وزیر اعظم تنزانیہ جناب Fredrick Sumaye نے احمدیہ مسلم جماعت کے نام اپنا پیغام بھجوایا ہے۔ آج احمدیوں کا عظیم جلسہ سالانہ انگلستان کے شہر لندن میں اختتام پذیر ہو رہا ہے۔

اپنے پیغام میں جو احمدیوں کے رہنما حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کو بھجوایا گیا ہے جناب سومائے صاحب نے کہا ہے کہ انہیں یقین ہے کہ یہ جلسہ سالانہ احمدیوں کو دنیا بھر میں قیام امن کی یاددہانی کا موجب ہوگا۔

آپ نے اپنے خط میں تنزانیہ کے احمدیوں کو خراجِ تحسین پیش کیا کہ وہ ملک میں ترقیاتی پروگرامز جاری کئے ہوئے ہیں۔ خاص طور پر تعلیم اور صحت کے میدان میں"۔

☆☆☆........☆☆☆

جلسہ سالانہ انگلستان کو تنزانیہ میں اس قدر وسیع کوریج پہلی دفعہ حاصل ہوئی ہے۔ اس سال لوکل میڈیا پر اس قدر Coverage ملنے کی ایک وجہ ملک کے وزیر اعظم جناب Fredrickt Sumaye صاحب کا حضور پرنور ایدہ اللہ کے نام جلسہ سالانہ کی مناسبت سے خیر سگالی کا پیغام بھی ہے جسے بروقت تمام متعلقہ ایجنسیوں کو جماعتی تعارف کے ساتھ پریس ریلیز کے طور پر بھجوایا گیا تھا۔

اس طرح ایک محتاط اندازہ کے مطابق تنزانیہ اور ارد گرد کے افریقن ممالک میں پانچ لاکھ سے زائد افراد نے جلسہ سالانہ برطانیہ سے استفادہ کیا۔ الحمد للہ۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ وَ بَارِكْ.

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔